چہل حدیث

مع اضافہ مشکلات کے حل کیلئے بارہ دعائیں

تالیف

علامہ شیخ عباس قمیؒ

(مولفِ مفاتیح الجنان)

مترجم: مولانا سید محمد اصغر نقوی

المعراج کمپنی لاہور پاکستان

Presented by: www.zad-e-rah.com

چہل حدیث

مع اضافہ مشکلات کے حل کیلئے بارہ دعائیں

تالیف

علامہ شیخ عباس قمیؒ

(مولفِ مفاتیح الجنان)

مترجم: مولانا سید محمد اصغر نقوی

المعراج کمپنی لاہور پاکستان

وضاحت: ہماری تمام مطبوعات کے مصنف، مؤلف،
مترجم، کاتب، کمپوزر اور ڈزائنر کے حقوق باقاعدہ
ادا کیئے جاتے ہیں لہذا جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

عرض ناشر

اسلامی فقہ واخلاقیات کاعظیم علمی ذخیرہ قرآن اور حدیث کی صورت میں ہم تک پہنچا ہے حدیث کاعلم ابتداء اسلام سے کبھی زبانی اور کبھی کتابی شکل میں لوگوں کی مشکلات کوحل کرنے کے لئے پیش کیا جاتا رہا ہے اورتا قیامت یہ عمل جاری وساری رہے گا۔خدا کاشکر ہے آج ہمیں بھی یہ سعادت نصیب ہو رہی ہے کہ ہم جناب شیخ عباس قمیؒ کی چہل حدیث کاترجمہ آپ تک پہنچار ہے ہیں۔

یہ کتاب پاکستان میں پہلی بارترجمہ ہوکرشائع ہورہی ہے ہم جناب مولانا سیدمحمد اصغرنقوی صاحب کے بے حدممنون ہیں کہ انہوں نے اس کتاب کاترجمہ کیااورہمیں اس کی اشاعت کاموقع فراہم کیا۔اللہ تعالیٰ ان کی توفیقات میں اضافہ فرمائے۔

المعراج کمپنی لاہور...... پاکستان

مقدمہ مؤلف

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہِ الطَّاھِرِیْنَ.

حمدوثناوصلوات وسلام کے بعد یہ فقیر عاصی عباس بن محمد رضاالقمیؒ اس طرح کہتا ہے کہ چالیس حدیثوں کے حفظ کی فضیلت واہمیت کے بارے میں روایات مستفیضہ (تواتر کے قریب) وارد ہوئی ہیں ان میں سے ایک حدیث یہ ہے۔

عَنْ اَبِیْ عَبْدِاللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ مَنْ حَفَظَ مِنْ شِیْعَتِنَا اَرْبَعِیْنَ حَدِیْثًا بَعَثَہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ عَالِمًا فَقِیْھًا وَلَمْ یُعَذِّبْہُ (امالی شیخ صدوقؒ ۲۵۲)

امام جعفرصادقؑ نے فرمایا کہ ’’ہمارے شیعوں میں سے جو چالیس حدیثیں یادکرے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے عالم اورفقیہ کے طور پرقبر سے اٹھائے گااوراسے عذاب بھی نہ دے گا۔

احقر (شیخ محمدرضاالقمیؒ) [illegible] میں نے احادیث کے ترجمہ پر اکتفا کیا ہے اوراصل حدیث کا [illegible] ند مطلب یا حکمت آمیز شعر میں نے لکھے ہیں ان میں سے اکثر کو میں نے اپنی کتاب منتہی الآمال (اردو میں احسن المقال) کی دوسری جلد سے نقل کیا ہے۔اوراس کا ثواب میں نے اپنے والدین کی روح کو ہدیہ کیا ہے امید ہے اللہ تعالیٰ اپنی رحمت واسعہ ہمارے شامل حال فرمائے اورہمیں والدین کے ساتھ نیکی کرنے والوں میں شمار فرما کر عذاب سے محفوظ رکھے۔

وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَ اِلَیْہِ اُنِیْبُ

(میری تمام توفیق اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اورمیرا بھروسہ اسی پر ہے اوراسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔)

پہلی حدیث

اول وقت میں نماز کی فضیلت

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَئَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (ص) اَىُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ؟

قَالَ: اَلصَّلٰوةُ لَوْ وَقْتِهَا.

ثُمَّ اَىُّ شَىْءٍ؟

قَالَ: بِرُّ الْوَالِدَيْنِ.

قُلْتُ ثُمَّ اَىُّ شَىْءٍ؟

قَالَ: اَلْجِهَادُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ. (وسائل الشیعه جلد۳. صفحه ۸۲)

ترجمہ:۔

ابن مسعود سے روایت ہے کہ میں نے رسول اکرم (ص) سے سوال کیا کونسا عمل خدا کو پسند ہے؟

حضرت (ص) نے فرمایا: نماز کو بر وقت بجالانا (یعنی نماز کو اول وقت میں اور فضیلت کے وقت میں ادا کرنا)۔

میں نے عرض کیا اس کے بعد کون سا عمل؟

حضرت (ص) نے فرمایا: ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنا۔

میں نے عرض کیا اس کے بعد کونسا عمل؟

حضرت (ص) نے فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔

فقیر (شیخ عباس قمیؒ) فرماتے ہیں اسی مضمون کو شیخ کلینیؒ نے منصور ابن حازم کے ذریعے امام جعفر صادق (ع) سے نقل کیا ہے۔ نماز کو اول وقت میں بجالانے اور اس کی حفاظت کے بارے میں بہت زیادہ روایات منقول ہیں ایک روایت میں ہے کہ

''مشرق ومغرب میں کوئی گھر ایسا نہیں ملک الموت ہر دن رات میں پانچوں نمازوں کے اوقات میں اس کی طرف نہ دیکھتا ہو پس جب کسی ایسے شخص کی روح قبض کرنا چاہتا ہو جو نماز کا خیال رکھتا ہو اور اسے بر وقت بجالاتا ہو تو ملک الموت اسے کلمہ شہادتین کی تلقین کرتا ہے (کلمہ شہادتین پڑھاتا ہے) اور شیطان ملعون کو اس سے دور کرتا ہے۔''

نیز معلوم ہونا چاہیے کہ والدین کے ساتھ نیکی کرنے کی روایات بہت ہیں ایک روایات میں ہے کہ ایک جوان جہاد کا شوق رکھتا تھا لیکن اس کے والدین راضی نہیں تھے پیغمبر اکرم (ص) نے اسے حکم دیا:

''اپنے والدین کے پاس رہو اس خدا کی قسم جس کے ہاتھوں میں میری جان ہے والدین کا تیرے ساتھ ایک دن کا انس تمہارے ایک سال تک جہاد کرنے سے بہتر ہے''۔

ابراہیم ابن شعیب نے امام جعفر صادق (ع) کی خدمت میں عرض کی کہ میرا باپ بوڑھا اور کمزور ہو گیا ہے جب وہ رفع حاجت کا ارادہ کرتا ہے تو ہم اسے اٹھا کر لے جاتے ہیں

حضرت (ع) نے فرمایا: اگر ہو سکے تو تم خود یہ کام کرو یعنی رفع حاجت کے لئے اسے اٹھا کر لے جاؤ اور اسے کھانا کھلاؤ کیونکہ تیرا باپ کل تیرے لیے جہنم سے بچنے کی ڈھال ہے۔

دوسری حدیث

ماں کے ساتھ نیکی کرنا

عَنْ ذَکَرِیَّا بنْ اِبْرَاهِیمَ قَالَ کُنْتُ نَصْرَانِیًّا فَاَسْلَمْتُ وَحَجَجْتُ فَدَخَلْتُ عَلٰی اَبِیْ عَبْدِاللّٰهِ فَقُلْتُ اِنِّیْ کُنْتُ عَلَی النَّصْرَانِیَّةِ وَ اِنِّیْ اَسْلَمْتُ فَقَالَ وَ اَیُّ شَیْءٍ رَاَیْتَ فِیْ الْاِسْلَامِ؟ قُلْتُ قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ

" مَا کُنْتَ تَدْرِیْ مَا الْکِتٰبُ وَ لَا الْاِیْمَانُ وَ لٰکِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِیْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ "

فَقَالَ لَقَدْ هَدَاکَ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ:

اَللّٰهُمَّ اهْدِهٖ ثَلَاثًا

سَلْ عَمَّا شِئْتَ یَا بُنَیَّ

فَقُلْتُ اِنَّ اَبِیْ وَاُمِّیْ عَلَی النَّصْرَانِیَّةِ وَاَهْلَ بَیْتِیْ وَ اُمِّیْ مَکْفُوْفَةُ الْبَصَرِ فَاَکُوْنُ مَعَهُمْ وَاٰکُلُ فِیْ آنِیَتِهِمْ

فَقَالَ یَاْکُلُوْنَ لَحْمَ الْخِنْزِیْرِ؟

فَقُلْتُ لَا وَ لَا یَمَسُّوْنَهُ

فَقَالَ لَا بَاْسَ فَانْظُرْ اُمَّکَ فَبَرَّهَا فَاِذَا مَاتَتْ فَلَا تَکِلْهَا اِلٰی غَیْرِکَ کُنْ اَنْتَ الَّذِیْ تَقُوْمُ بِشَاْنِهَا وَلَا تُخْبِرَنَّ اَحَدًا اَنَّکَ اَتَیْتَنِیْ حَتّٰی تَاْتِیَنِیْ بِمِنٰی اِنْشَآءَ اللّٰهُ قَالَ فَاَتَیْتُهُ بِمِنٰی وَالنَّاسُ حَوْلَهٗ کَاَنَّهٗ مُعَلِّمُ صِبْیَانٍ هٰذَا یَسْاَلُهٗ وَ هٰذَا یَسْاَلُهٗ فَلَمَّا قَدِمْتُ الْکُوْفَةَ اَلْطَفْتُ لِاُمِّیْ وَ کُنْتُ اُطْعِمُهَا وَ اَفْلِیْ ثَوْبَهَا وَ رَاْسَهَا وَاَخْدِمُهَا

فَقَالَتْ لِیْ یَا بُنَیَّ مَا کُنْتَ تَصْنَعُ بِیْ هٰذَا وَاَنْتَ عَلٰی دِیْنِیْ فَمَا الَّذِیْ اَرٰی مِنْکَ مُنْذُهَا جَرْتُ فَدَخَلْتَ فِیْ الْحَنِیْفِیَّةِ

فَقُلْتُ رَجُلٌ مِنْ وَلَدِ نَبِيِّنَا اَمَرَنِیْ بِهٰذَا

فَقَالَتْ هٰذَا الرَّجُلُ هُوَ نَبِیٌّ

فَقُلْتُ لَا وَ لٰكِنَّهُ اِبْنُ نَبِیٍّ

فَقَالَتْ يَا بُنَیَّ اِنَّ هٰذَا نَبِیٌّ اِنَّ هٰذِهٖ وَصَايَا الْاَنْبِيَآءِ

فَقُلْتُ يَا اُمَّهْ اِنَّهُ لَيْسَ يَكُوْنُ بَعْدَ نَبِيِّنَا نَبِیٌّ وَلٰكِنَّهُ اِبْنُهُ

فَقَالَتْ يَا بُنَیَّ دِيْنُكَ خَيْرُ دِيْنٍ اِعْرِضْهُ عَلَیَّ فَعَرَضْتُهُ عَلَيْهَا فَدَخَلَتْ فِیْ الْاِسْلَامِ وَ عَلَّمْتُهَا فَصَلَّتِ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ ثُمَّ عَرَضَ لَهَا عَارِضٌ فِیْ الَّيْلِ فَقَالَتْ يَا بُنَیَّ اَعِدْ عَلَیَّ مَا عَلَّمْتَنِیْ فَاَعَدْتُّهُ عَلَيْهَا فَاَقَرَّتْ بِهٖ وَمَاتَتْ فَلَمَّا اَصْبَحْتُ كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ الَّذِيْنَ غَسَّلُوْهَا وَكُنْتَ اَنَا الَّذِیْ صَلَّيْتُ عَلَيْهَا وَ نَزَلْتُ فِیْ قَبْرِهٖ.

(اصول کافی جلد ۳ صفحہ ۲۳۳)

ترجمہ:۔

ثقۃ الاسلام شیخ محمد ابن یعقوب کلینی قدس سرہ نے اپنی سند کے ساتھ زکریا ابن ابراہیم سے روایت کی ہے زکریا کہتا ہے کہ میں نصرانی تھا جو مسلمان ہوگیا اور حج کیلئے گیا وہاں امام جعفر صادق (ع) کی خدمت میں پہنچا اور عرض کیا کہ میں نصرانی سے مسلمان ہوگیا ہوں۔حضرت (ع) نے فرمایا کہ اسلام میں تو نے کیا دیکھا ہے۔ میں نے کہا خدا کا یہ قول

" مَا كُنْتَ تَدْرِیْ مَا الْكِتٰبُ وَ لَا الْاِيْمَانُ وَ لٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِیْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ "(سورہ شوریٰ آیت ۵۲)

(تو کیا جانتا تھا کہ کتاب کیا ہے اور نہ ایمان کو ہی جانتا تھا لیکن ہم نے اسے نور قرار دیا ہے اس شخص کے لئے جسے ہم ہدایت کرنا چاہیں)

ظاہراً اس آیت کو ذکر کرنے سے اس کی مراد یہ تھی کہ حضرت (ع) کی خدمت میں عرض کرے کہ میرے اسلام کا سبب کوئی چیز نہیں تھی سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ مجھے ہدایت کرنا چاہتا تھا۔حضرت (ع) نے فرمایا کہ خدا نے تجھے ہدایت کی پھر تین مرتبہ اس کے حق میں فرمایا:

اَللّٰهُمَّ اهْدِهٖ

(خدایا اس کی ہدایت فرما)

اس کے بعد حضرت (ع) نے فرمایا جو جی چاہے سوال کر۔

میں نے عرض کیا کہ میرے والدین اور گھر والے نصرانی ہیں اور میری ماں نابینا ہے میں انکے ساتھ رہتا ہوں انہیں کے برتنوں میں کھاتا ہوں

حضرت (ع) نے فرمایا کیا وہ سور کا گوشت کھاتے ہیں؟

عرض کی نہ بلکہ سور کے گوشت کو ہاتھ بھی نہیں لگاتے۔

حضرت (ع) نے فرمایا کہ ماں کی رعایت کر اور اس کے حق میں نیکی کر اور جب مرے تو اس کی میّت دوسروں کے حوالے نہ کرنا بلکہ خود اسے سنبھالنا اور اس ملاقات کے بارے میں کسی سے کچھ نہ کہنا اور منیٰ میں مجھے دوبارہ ملنا اس وقت کسی کو نہ بتانا کہ تو میرے پاس آیا ہے پس میں منیٰ میں حضرت (ع) کی خدمت میں حاضر ہوگیا ہے میں نے دیکھا کہ لوگوں نے حضرت (ع) کے اردگرد گھیرا ڈالا ہوا ہے جس طرح بچے استاد کے اردگرد ہوتے ہیں ہر کوئی حضرت (ع) سے سوال پوچھ رہا تھا پس جب میں کوفہ میں آیا تو اپنی ماں کے ساتھ بہت نرمی کے ساتھ پیش آنے لگا اور اس کی خدمت میں مصروف ہوگیا میں اسے کھانا کھلاتا اور اس کے سر اور لباس کو صاف کرتا۔

میری ماں نے ایک دن مجھ سے کہا اے فرزند عزیز! جب تو میرے دین میں تھا تو اس طرح میری خدمت نہیں کرتا تھا۔ کیا وجہ ہے کہ اسلام قبول کر لینے کے بعد میرا اتنا خیال رکھتا ہے؟

میں نے کہا کہ میرے پیغمبر (ص) کے ایک فرزند نے مجھے اس طرح کرنے کا حکم دیا ہے۔

میری ماں نے کہا کیا وہ پیغمبر ہے۔

میں نے کہا نہیں بلکہ پیغمبر کے فرزند ہیں۔

میری ماں نے کہا ایسے شخص کو پیغمبر ہونا چاہیے کیونکہ جو تعلیم اس نے تجھے دی ہے یہ تو پیغمبروں کی وصیت ہے۔

میں نے کہا: اماں جان ہمارے پیغمبر (ص) کے بعد کوئی پیغمبر نہیں۔

میری ماں نے کہا: اے بیٹا تیرا دین تمام ادیان میں سب سے بہتر ہے یہ دین میرے سامنے پیش کر اور بیان کر۔

پس میں نے دین اسلام بیان کیا اور میری ماں بھی اسلام میں داخل ہوگئی۔ میں نے اسے دین کے آداب سکھائے۔ پھر اس نے نماز ظہر وعصر اور مغرب وعشاء پڑھی۔ اور اسی رات مرض الموت اسے عارض ہوئی تو مجھے بلا کر کہنے لگی اے میرے بیٹے تو نے جو کچھ مجھے سکھایا ہے اسے دوبارہ میرے سامنے دہراؤ۔ میں نے وہ سب کچھ دہرایا اور ماں نے اس کا اقرار کیا اور وفات پا گئی۔ جب صبح ہوئی تو مسلمانوں نے اسے غسل دیا اور میں نے اس کی نماز جنازہ پڑھی اور اس کو خود قبر میں رکھا۔

"نعم ما قيل"

(کسی نے کیا خوب کہا ہے۔)

آبادی میخانہ زویرانی ما است
جمعیت کفر از پریشانی ما است
اسلام بذات خود ندارد عیبی
ہر عیب کہ ہست در مسلمانی ما است

(ترجمہ اشعار)

شراب خانے کی آبادی ہماری ویرانی کی وجہ سے ہے۔ کفر کی جمعیت اور تعداد میں روز افزوں اضافہ ہماری پریشان حالی اور دگرگونی کی وجہ سے ہے۔ اسلام کی ذات میں کوئی عیب نہیں ہے جو بھی عیب ہے وہ ہماری مسلمانی میں ہے۔

تیسری حدیث

زکوۃ نہ دینے کا بیان

شیخ کلینیؒ نے امام جعفر صادق (ع) سے روایت کی ہے۔

"قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ:

مَنْ مَّنَعَ قِراطًا مِنَّ الزَّكٰوةِ فَلْيَمُتْ اِنْ شَآءَ يَهُوْدِيًّا وَ اِنْ شَآءَ نَصْرَانِيًّا"

(ميزان الحكمت. جلد۴ صفحه۲۲۲)

ترجمہ:۔

امام جعفر صادق (ع) نے فرمایا:

جو زکوٰۃ کی ایک قیراط مقدار روک لے (ادا نہ کرے) تو مرنے کے وقت چاہے یہودی کر مرے یا نصرانی ہو کر مرے گا (ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں)۔

ایک قیراط اکیس دینار کا ہے اور اسی مضمون کے قریب اس آدمی کے بارے میں روایت ہے کہ جو استطاعت رکھتا ہو اور حج نہ کرے حتیٰ اس کی موت واقع ہو جائے (یعنی مرنے تک حج نہ کرے) وہ یہودی یا نصرانی ہو کر مرے گا (یعنی باوجود اس کے کہ وہ مسلمان تھا)۔

چوتھی حدیث

اصول اسلام

شیخ کلینیؒ نے امام محمد باقر (ع) سے روایت کی ہے۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: بُنِىَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ.

اِقَامَ الصَّلٰوةَ،

وَ اِيْتَآءِ الزَّكٰوةَ،

وَحَجِّ الْبَيْتِ،

وَصَوْمِ شَهْرِ رَمَضَانِ

وَ الْوِلَايَةِ لَنَا اَهْلَ الْبَيْتِ (الخصال. ص ۳۰۷)

ترجمہ:۔

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے۔

(۱) نماز قائم کرنا

(۲) زکواۃ ادا کرنا

(۳) حج بیت اللہ

(۴) ماہ رمضان کے روزے

(۵) ہماری ولایت۔

پانچویں حدیث

روزہ کی فضیلت کے بارے میں

شیخ کلینیؒ مرحوم نے امام جعفر صادق (ع) سے روایت کی ہے کہ حضرت نے اپنے آباء (علیہم السلام) سے روایت کی کہ رسول خدا (ص) نے اپنے اصحاب سے فرمایا:

اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِشَیءٍ اِنْ اَنْتُمْ فَعَلْتُمُوْهُ تَبَاعَدَ الشَّیْطَانُ عَنْکُمْ کَمَا تَبَاعَدَ الْمَشْرِقُ مِنَ الْمَغْرِبِ؟

قَالُوْا بَلٰی.

قَالَ :

"اَلصَّوْمُ یُسَوِّدُ وَجْهَهٗ

وَالصَّدَقَةُ تُکَسِّرُ ظَهْرَهٗ

وَ الْحُبُّ فِی اللّٰهِ وَالْمَوَازَرَةُ عَلَی الْعَمَلِ الصَّالِحِ یَقْطَعُ دَابِرَهٗ

وَالْاِسْتِغْفَارُ یَقْطَعُ وَ تِیْنَهٗ".

(میزان الحکمت جلد ۵ صفحہ ۹۳)

ترجمہ:۔

کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں کہ اگر تم اسے بجالاؤ تو شیطان تم سے اس طرح دور ہو جائے جس طرح سے مشرق مغرب سے دور ہے؟
اصحاب نے عرض کی جی ہاں (ضرور بیان کیجئے)
حضرت (ع) نے فرمایا:
روزہ شیطان کا چہرہ سیاہ کرتا ہے،
صدقہ اس کی کمر توڑتا ہے،
خدا کیلئے دوستی رکھنا اور نیک اعمال پر باہمی تعاون اس کی جڑ کو اکھاڑتا ہے،
استغفار کرنا اس کے دل کی رگ کو کاٹتا ہے،
اور ہر چیز کی زکوٰۃ ہے اور زکوٰۃ بدن روزہ ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَ سَلَّمَ "اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ مِّنَ النَّارِ"

ترجمہ:۔

رسول خدا (ص) نے فرمایا "روزہ جہنم سے بچنے کی ڈھال ہے۔"

چھٹی حدیث

والدین کے ساتھ نیکی کرنا اور صلہ رحمی کرنا

شیخ صدوقؒ مرحوم نے امام جعفر صادق (ع) سے روایت کی ہے۔

" قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ :

" مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّخِفِّفَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْهُ سَكَرَاتِ الْمَوْتِ فَلْيَكُنْ لِقَرَابَتِهِ وُصُوْلًا وَ وَ بِوَلِدَيْهِ بَارًّا فَاِذَا كَانَ كَذٰلِكَ هَوَّنَ اللّٰهُ عَلَيْهِ سَكَرَاتِ الْمَوْتِ وَ لَمْ يَصِبْهُ فِيْ حَيَاتِهِ فَقْرًا اَبَدًا"

(میزان الحکمت . جلد ۹ . صفحه ۲۶۰)

ترجمہ:۔

امام جعفر صادق (ع) نے فرمایا:

"جو شخص چاہتا ہے کہ اللہ تعالٰی اس پر سکرات موت کو آسان کر دے تو اسے چاہئے کہ رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرے اور اپنے والدین کے ساتھ نیکی اور بھلائی کرے جب وہ ایسا کرے گا تو خداوند عالم موت کی دشواریوں کو اس پر آسان کر دے گا اور زندگی میں وہ کبھی غریب و تنگ دست نہ ہوگا"۔

ساتویں حدیث

نمازشب (تہجد) کی ترغیب

شیخ کلینی مرحومؒ نے امام محمد باقر (ع) سے روایت کی ہے۔

عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ عَلَیْهِ السَّلاَمُ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ خَلَقَ دِیْکًا اَبْیَضَ عُنُقُهٗ تَحْتَ الْعَرْشِ وَ رِجْلاَهُ فِیْ تَخُوْمِ الْاَرْضِ السَّابِعَةِ جَنَاحٌ بِالْمَشْرِقِ وَ جَنَاحٌ بِالْمَغْرِبِ لاَتَصِیْحُ الدَّیْکَةُ حَتّٰی تَصْبَحُ فَاِذَا صَاحَ خَفَقَ بِجَنَاحَیْهِ ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ الَّذِیْ لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ فَیُجِیْبُهُ اللّٰهُ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی مَا اٰمَنَ بِمَا تَقُوْلُ مَنْ یَحْلِفُ بِاسْمِهٖ کَاذِبًا

(عقاب الاعمال صفحه ۲۷۱)

ترجمہ:۔

تحقیق اللہ تعالیٰ نے ایک سفید مرغ پیدا کیا ہے جس کی گردن عرش کے نیچےاوراس کے پاؤں ساتویں زمین کے نیچے ہیں اس کا ایک پر مشرق میں اور ایک پر مغرب میں ہے۔ جب تک مرغ آواز (آذان) نہ دے اس وقت تک دوسرے مرغ آواز نہیں دیتے پس جب آذان کہتا ہے۔تو کہتا ہے:

''پاک ومنزہ ہے خداوند بزرگ کوئی چیز اس کی مثال نہیں''۔

پس اللہ تعالیٰ اس کو جواب دیتا ہے اور فرماتا ہے جو کچھ تو کہتا ہے اگر کوئی اس کی معرفت رکھتا ہے تو میری جھوٹی قسم نہیں کھاتا یعنی جو میری عظمت بزرگی سے آگاہ ہو وہ میرے نام کی جھوٹی قسم نہیں کھاتا۔

مولفؒ فرماتے ہیں کہ جھوٹی قسم کی مذمت میں بہت روایات ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ جھوٹی قسم اور قطع رحمی گھروں کو مکینوں سے خالی کرتے ہیں۔اور جھوٹی قسم انسان کی آئندہ نسلوں اور اولاد کی تنگدستی اور غضب خدا کا باعث ہے اس عرشی مرغ کے بارے میں روایات مختلف ہیں۔

ان روایات میں سے ایک یہ ہے کہ امام محمد باقر (ع) فرماتے ہیں کہ

''خدا کا ایک فرشتہ ہے جو مرغ کی شکل کا ہے اس کے پنجے زمین کے نیچے ہیں اور اس کے پر ہوا میں ہیں اس کی گردن عرش کے نیچے جھکی ہوئی ہے جب آدھی رات گزر جاتی ہے تو کہتا ہے۔

سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلاَئِکَةِ وَ الرُّوْحُ رَبَّنَا لاَ اِلٰهَ غَیْرُهٗ

بہت پاک ومنزہ ہے بہت تقدیس اور تعریف والا ہے۔فرشتوں اور روح (فرشتہ بزرگ) کا پروردگار ہمارا پروردگار رحم کرنے والا ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں)

اس ذکر کے بعد کہتا ہے۔

لِیَقُمِ الْمُتَهَجِّدُوْنَ

یعنی نماز شب پڑھنے والے بیدار ہو جائیں

پس اس وقت باقی مرغ آواز کرتے ہیں پس وہ فرشتہ جو مرغ کی شکل کا ہے خدا کے حکم سے کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد پھر کہتا ہے۔

سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا الرَّحْمٰنُ لَا اِلٰهَ غَيْرُهٗ لِيَقُمِ الذَّاكِرُوْنَ

یعنی بہت پاک ومنزہ ہے ہمارا پروردگار اس کے سوا کوئی معبود نہیں ذکر خدا کرنے والوں کو نیند سے اٹھنا چاہیے۔

اور جب صبح طلوع کرتی ہے تو کہتا ہے۔

رَبُّنَا الرَّحْمٰنُ لَا اِلٰهَ غَيْرُهٗ لِيَقُمِ الْغَافِلُوْنَ

ہمارا پروردگار رحم کرنے والا ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں غافل لوگ نیند سے بیدار ہو جائیں''

(مرحوم شیخ عباس قمیؒ) فرماتے ہیں کہ میں نے اس روایت کے ذیل میں ان چند اشعار کو ذکر کرنا مناسب سمجھا ہے۔

دلا تا کی در این کاخ مجازی — کنی مانند طفلان خاک بازی
تو ئی آن دست پرو مرغ گستاخ — کہ بودت آشیان بیرون از این کاخ
چرا زان آشیان بیگانہ گشتی؟ — چہ دونان مرغ این ویرانہ گشتی
بیفشان بال و پر ز آمیزش خاک — بہ پر تا کنگرہ ایوان افلاک
ببین در رقص ازرق طیلسانان — ردائے نور بر عالم فشانان
ہمہ دور جہان روزی گرفتہ — بہ مقصد راہ فیروزی گرفتہ
خلیل آسا در ملک یقین زن — نوائے لَا اُحِبُّ الْآفِلِيْنَ زن

ترجمہ اشعار

اے دل تو کب تک اس مجازی قصر میں بچوں کی طرح مٹی میں کھیلتا رہے گا تو وہ فالتو گستاخ پرندہ ہے کہ ٹھکانہ اس محل سے باہر تھا کس لئے تو اپنے گھونسلے سے بیگانہ ہو گیا ہے کتنا پست ہو کر اس ویرانہ کا مرغ بن گیا ہے خاک کی ملاوٹ سے اپنے پر و بال جھاڑ افلاک کے ایوان کے کنگرہ تک پرواز کر کشادہ لباس والوں کو آسمان کے رقص میں دیکھ جو جہان پر نور کی چادر پھیلا رہے ہیں تمام جہان والے اپنی روزی لے چکے ہیں اور اپنی کامیابی منزل کی طرف جا رہے ہیں ابراہیم (ع)خلیل اللہ کی طرح یقین کے دروازے کو دستک دے اور لَا اُحِبُّ الْآفِلِيْنَ (یعنی میں غروب ہونے والوں کو پسند نہیں کرتا) کی آواز بلند کر۔

آٹھویں حدیث

غم نہ کرنے کے بارے میں

سَـاَلَ الـصَّـادِقُ بَعْضِ اَهْلِ مَجْلِسِهٖ فَقِيْلَ عَلِيْلٌ فَقَصَدَهٗ عَائِدًا وَجَلَسَ عِنْدَ رَأْسِهٖ فَوَجَدَهٗ دَنِفًا فَقَالَ لَهٗ اَحْسِنْ ظَنَّکَ بِاللّٰهِ قَـالَ اِمَّـا ظَنِّیْ بِاللّٰهِ فَحَسَنٌ وَ لٰـكِـنْ غَـمِّـیْ لِبَـنَـاتِیْ مَا اَمْرَضَنِیْ غَیْرَ غَمِیْ بِهِنَّ فَقَالَ الصَّادِقُ عَلَیْهِ السَّلَامُ الَّـذِیْ تَرْجُوْهُ لِتَضْعِیْفِ حَسَنَاتِکَ وَ مَحْوَ سَیِّائِتِکَ فَارْجِهٖ لِاِصْلَاحِ حَالِبَنَاتِکَ اَمَّا عَمِلْتَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَ سَلَّمَ قَالَ:

" لَـمَّـا جَـاوَزْتُ سِـدْرَةَ الْـمُنْتَهٰى وَبَلَغْتُ قُضْبَانَهَا وَ اَغْصَانَهَا وَ رَأَيْتُ بَعْضَ ثِمَارِ قُضْبَانِهَا اَثْدَاُوْهُ مُعَلَّقَةٌ يَقْطُرُ مِنْ بَعْضِهَا اللَّبَنِ وَ مِنْ بَعْضِهَا الْعَسَلِ وَ مِنْ بَعْضِهَا الدُّهْنُ وَ مِنْ بَعْضِهَا شِبْهُ دَقِيْقِ السَّمِيْدِ وَ مِنْ بَعْضِهَا الثِّيَابِ وَ مِنْ بَعْضِهَا كَالنَّبْقِ فَيَهْوِیْ ذَالِکَ كُلُّهٗ نَحْوَ الْاَرْضِ فَقُلْتُ فِیْ نَفْسِیْ اَیْنَ مَقَرٌّ هٰذِهِ الْخَارِجَاتِ فَنَادَانِیْ رَبِّیْ یَا مُحَمَّد هٰذِهٖ اُنْبِتُهَا مِنْ هٰـذَا الْـمَكَانِ لِاُغْذِ وَ مِنْهَا بَنَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اُمَّتِکَ وَ بَنِیْهِمْ فَقُلْ لِاٰبَآءِ الْبَنَاتِ لَا تُـضِیْقَنَّ صُدُوْرُكُمْ عَلٰی بَنَاتِكُمْ فَاِنِّیْ كَمَا خَلَقْتُهُنَّ اَرْزُقُهُنَّ" .

(سفینه البحار صفحه ۱۰۸، خرائج صفحه ۲۸۴)

ترجمہ:۔

شیخ صدوقؒ نے روایت کہ ہے کہ ایک دن امام جعفر صادق (ع) نے اپنے صحابیوں میں سے ایک کے بارے میں پوچھا کہ وہ کہاں ہے؟ بتایا گیا کہ وہ مریض ہے۔حضرت (ع) اس کی عیادت کیلئے تشریف لے گئے اور اس کے سرہانے بیٹھ گئے۔حضرت (ع) نے دیکھا کہ وہ مرنے کے نزدیک ہےتو فرمایا کہ خدا کے بارے میں اچھا گمان رکھ۔وہ مرد کہنے لگا کہ میرا گمان خدا کے بارے میں اچھا ہے۔لیکن بیٹیوں کے لئے غمناک ہوں۔اور مجھے فقط ان کے غم نے بیمار کیا ہے۔حضرت (ع) نے فرمایا: وہ خدا جس سے اپنی نیکیوں کے دگنا ہونے اور اپنے گناہوں کے مٹنے کی امید رکھتے ہو۔اسی سے اپنی بیٹیوں کے حال کی اصلاح کی امید رکھو کیا تجھے معلوم نہیں کہ رسول (ص) نے فرمایا:

''شب معراج جب میں سدرۃ المنتہی سے گزرا اور جب سدرۃ المنتہی کی شاخوں کے پاس پہنچا تو میں نے دیکھا کہ ان شاخوں کے ساتھ بعض میوے لٹکے ہوئے ہیں اور بعض سے دودھ نکل رہا ہے اور بعض سے شہد اور بعض سے گھی اور بعض سے بہترین قسم کا سفید آٹا بعض سے لباس اور بعض سے بیری کی مانند کوئی چیز نکل رہی تھی اور یہ تمام چیزیں زمین کی طرف جارہی تھیں۔ میں نے دل میں سوچا کہ یہ چیزیں کہاں اتر رہی ہیں۔ جبرئیل (ع) بھی اس وقت میرے ساتھ نہ تھے۔ پس میرے سر کے اوپر سے آواز پروردگار نے مجھے ندادی کہ اے محمد (ص) میں نے اس درخت کو اس مقام پر اگایا ہے۔ جو تمام مکانات سے بلند ہے۔اور یہ تیری امت میں سے مومنین کے بیٹوں اور بیٹیوں کی غذا ہے پس تم ہر بیٹی کے باپ کو کہہ دو کہ بیٹیاں پیدا ہونے پر تمہارا دل تنگ نہیں ہونا چاہیے جس طرح میں نے ان کو پیدا کیا ہے ان کو روزی بھی دوں گا''۔

شیخ عباس قمیؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کے ذیل میں سعدیؒ مرحوم کے اشعار نقل کرنا مناسب نظر آتا ہے۔

ترجمہ اشعار:۔

''ایک بچے کے دانت نکلنے لگے تو باپ سخت حسرت کر رہا تھا کہ اس کے لئے روٹی کہاں سے لاؤں گا جب اس نے یہ بات اپنی عورت سے کہی تو اس عورت نے کیسا مردوں والا جواب دیا؟ کہ شیطان کے مرنے تک اس کے چکر میں نہ آنا جو دانت عطا کرتا ہے روزی بھی وہی دیتا ہے۔ جو خدا پیٹ کے اندر بچے کے نقش ونگار درست کرتا ہے وہ اس کی عمر متعین کرنے اور اس کو روزی فراہم کرنے کا ذمہ دار بھی ہے اگر کوئی شخص غلام خرید لائے تو اس کو روٹی بھی کھلاتا ہے پس کس طرح ممکن ہے جو خدا غلام پیدا کرے اور اس کی روزی کا بندوبست نہ کرے تیرا خدا پر اتنا بھروسہ بھی نہیں جو غلام کو اپنے آقا پر ہوتا ہے''۔

نویں حدیث

وہ افراد جن سے دوستی اور رفاقت نہیں کرنی چاہئے

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اَوْصَانِیْ اَبِیْ فَقَالَ يَا بُنَیَّ لَا تَصْحَبَنَّ خَمْسَةً وَلَا تُحَادِثْهُمْ وَلَا تَرَافِقْهُمْ فِیْ طَرِيْقٍ.

فَقُلْتُ: جَعَلْتُ فِدَاکَ يَا اَبَةَ مَنْ هٰؤُلَاءِ الْخَمْسَةَ؟

قَالَ: لَا تَصْحَبَنَّ فَاسِقًا فَاِنَّهٗ يَبِيْعُکَ بِاَکْلَةٍ فَمَا دُوْنَهَا.

فَقُلْتُ: يَا اَبَةَ وَ مَا دُوْنَهَا.

قَالَ: يَطْمَعُ فِيْهَا ثُمَّ لَا يَنَالُهَا؟

قَالَ قُلْتُ: يَا اَبَةَ وَ مِنَ الثَّانِیْ؟

قَالَ: لَاتَصْحَبَنَّ الْبَخِيْلَ بِکَ فِیْ مَالِهٖ اَحْوَجُ مَا کُنْتُ اِلَيْهِ.

قَالَ فَقُلْتُ: مِنَ الثَّالِثِ؟

قَالَ: لَاتَصْحَبَنَّ کَذَّابًا فَاِنَّهٗ بِمَنْزِلَةِ السَّرَابِ يُبَعِّدُ مِنْکَ الْقَرِيْبَ وَ يُقَرِّبُ مِنْکَ الْبَعِيْدَ.

قَالَ: فَقُلْتُ وَمِنَ الرَّابِعِ؟

قَالَ: لَاتَصْحَبَنَّ اَحْمَقَ فَاِنَّهٗ يُرِيْدُ اَنْ يَنْفَعَکَ فَيَضُرُّکَ.

قَالَ قُلْتُ: يَا اَبَةَ مِنَ الْخَامِسِ؟

قَالَ: لَاتَصْحَبَنَّ قَاطِعَ رَحِمٍ فَاِنِّیْ وَجَدْتُهٗ مَلْعُوْنًا فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ فِیْ ثَلَاثَةِ مَوَاضِعَ. (کشف الغمہ. جلد ۲ صفحہ ۱۸. بحارالانوار. جلد ۷۸ صفحہ

ترجمہ:۔

امام محمد باقر (ع) نے فرمایا کہ میرے والد بزرگوار نے مجھے ان کلمات کے ساتھ نصیحت فرمائی:

''اے بیٹا پانچ قسم کے آدمیوں کے ساتھ نہ بیٹھو۔ان کے ساتھ بات نہ کرو۔ان کے ہمسفر نہ بنو۔

میں نے عرض کی آپ (ع) پر قربان جاؤں وہ کون ہیں؟

فرمایا فاسق کے ساتھ نہ بیٹھو کیونکہ وہ تجھے ایک لقمہ بلکہ اس سے بھی کم پر فروخت کردے گا۔

میں نے عرض کی ابا جان ایک لقمہ سے کم کا کیا مطلب؟

فرمایا کہ لقمہ کے لالچ میں وہ تجھ کو فروخت کردے گا لیکن اس لقمہ تک نہ پہنچ سکے گا۔

میں نے عرض کی اے ابا جان دوسرا کون ہے؟

فرمایا کہ بخیل کے ساتھ دوستی نہ کر۔کیونکہ جب تجھے اس کے مال کی سخت ضرورت پڑے گی تو وہ تجھے اس وقت اس سے محروم رکھے گا۔

میں نے سوال کیا تیسرا کون ہے؟

فرمایا: بہت جھوٹ بولنے والے کے ساتھ نہ بیٹھ۔کیونکہ وہ سراب کی طرح ہے جو تجھے نزدیک کی چیز دور کر کے اور دور کی چیز نزدیک کر کے دکھائے گا(سراب یہ ہے کہ سورج کی دھوپ دوپہر کے وقت جب ہموار زمین پر پڑتی ہے تو اس زمین سے چمک دمک اس طرح نظر آتی ہے جیسے پانی موجیں مار رہا ہو۔گمان ہوتا ہے کہ وہاں پانی زمین پر جاری ہے حالانکہ اس کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی)۔

میں نے عرض کی کہ چوتھا شخص کون ہے؟

فرمایا: احمق ہے۔کیونکہ وہ تجھے فائدہ پہنچانا چاہے گا لیکن اپنی نادانی اور حماقت کی وجہ سے تجھے نقصان پہنچادے گا۔

میں نے پوچھا پانچواں شخص کون ہے؟

فرمایا: قطع رحمی کرنے والے کے ساتھ نہ بیٹھ۔کیونکہ قرآن میں تین مقامات پر میں نے اسے ملعون پایا ہے۔

دسویں حدیث

علم اور علماء کی فضیلت

قَالَ مُحَمَّدُ ابْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ عَالِمٌ يَنْتَفِعُ بِعِلْمِهِ اَفْضَلُ مِنْ سَبْعِيْنَ اَلْفَ عَابِدٍ.

ترجمہ:۔

امام محمد باقر (ع) نے فرمایا ''ایسا عالم جو اپنے علم سے فائدہ اٹھاتا ہے ستر ہزار عابد سے بہتر ہے''

مولف (محدث شیخ عباس قمیؒ) فرماتے ہیں کہ علم اور علماء کی فضیلت میں بے شمار روایات ہیں جن میں سے ایک روایت یہ ہے۔

''ایک عالم افضل ہے ہزار عابد سے اور ہزار زاہد سے۔ اور عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسی سورج کی باقی ستاروں پر اور ایک رکعت نماز جو عالم فقیہ پڑھتا ہے عابد کی ستر ہزار رکعت سے افضل ہے اور علم کے ساتھ سو جانا جہالت کی حالت میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے جب ایک مومن مرے اور ایک ورقہ چھوڑ جائے جس پر علم لکھا ہوا ہو تو وہ ورقہ قیامت کے دن اس شخص کے اور آگ کے درمیان پردہ بن جائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ ہر لفظ کے بدلے میں (جو ورقہ میں لکھا ہوا ہے) اسے ایک شہر عطا کرے گا۔ جو دنیا سے سات گنا بڑا ہو گا۔ اور جب عالم مرتا ہے تو اس پر فرشتے روتے ہیں، وہ زمین روتی ہے جہاں جہاں اس نے خدا کی عبادت کی تھی اور آسمان کے وہ دروازے روتے ہیں جن سے گزر کر اس کے اعمال اوپر جاتے تھے اور اسلام میں ایک ایسا رخنہ اور شگاف سا پڑ جاتا ہے۔ جسے کوئی چیز پر نہیں کر سکتی کیونکہ مومن علماء ان قلعوں کی طرح اسلام کے قلعے ہیں جو شہر کے اردگرد بنائے جاتے ہیں۔ اور علماء کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ ان کے پیچھے نماز پڑھنے کا ثواب کئی گنا ہوتا ہے۔ اسی طرح علماء کو صدقہ دینا بھی کئی گنا ثواب رکھتا ہے۔

چنانچہ شیخ شہیدؒ نے روایت نقل کی ہے۔ کہ

''مسجد جامع کے علاوہ کسی جگہ پر عالم کے پیچھے نماز پڑھیں تو دو ہزار رکعت کا ثواب ملتا ہے اور جامع مسجد میں نماز پڑھیں تو ایک لاکھ رکعت کا ثواب ملتا ہے''۔

حضور اکرم (ص) کا فرمان ہے:

''علماء کو ایک روپیہ صدقہ دینا سات ہزار روپے کے برابر ہے اور علماء کے ساتھ بیٹھنا عبادت ہے''۔

مولا علی (ع) کا فرمان ہے:

''ایک گھڑی علماء کے ساتھ بیٹھنا خدا کو ہزار سال کی عبادت سے زیادہ محبوب ہے۔ اور علماء کے گھر کے دروازے کی طرف دیکھنا عبادت ہے''۔

اور حضرت علی (ع) کا فرمان ہے

''عالم کی طرف دیکھنا خدا کے نزدیک خانہ کعبہ میں اعتکاف سے زیادہ پسندیدہ ہے''

(مولف شیخ عباس قمیؒ) فرماتے ہیں کہ یہ بات مخفی نہ رہے کہ علم کی فضیلت اس وقت ہے۔ کہ اس کے ساتھ عمل بھی ہو۔ اور یہ دونوں گرانبھا موتی اکٹھے ہوں۔

قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ ''اَشْقَی النَّاسَ مَنْ هُوَ مَعْرُوْفٌ عِنْدَ النَّاسِ مَجْهُوْلٌ بِعَمَلِهِ''

ترجمہ:۔

حضرت عیسیٰ (ع) نے فرمایا کہ ''لوگوں میں سب سے زیادہ شقی اور بدبخت وہ ہے جو لوگوں کے نزدیک علم میں معروف ومشہور ہو اور عمل میں مجہول (اور غیر معروف) ہو''۔

گیارہویں حدیث

حیاء کی فضیلت

قَالَ مُحَمَّدُ ابْن عَلِيِّ اَلبَاقِرُ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ اَلْحَيَآءُ وَالْاِيْمَانُ مَقْرُوْنَانِ فِيْ قَرْنٍ وَاحِدٍ فَاِذَا ذَهَبَ اَحَدَ هُمَا تَبِعَهُ صَاحِبَهُ.''

(تحف العقول. صفحه۲۱۷)

ترجمہ:۔

حضرت امام محمد باقر (ع) نے فرمایا کہ

''حیاء اور ایمان ایک ہی رسی میں اکٹھے ہیں اور یہ دونوں گرانبھا گوہر ایک ہی دھاگے میں پروئے ہوئے ہیں جب ان میں سے ایک چلا جاتا ہے تو دوسرا بھی ہاتھ سے نکل جاتا ہے''۔

مؤلف (شیخ عباس قمیؒ) فرماتے ہیں حیاء کی فضیلت میں بہت روایات ہیں اور حیاء کے حق میں یہی کافی ہے کہ حضور اکرم (ص) نے حیا کو اسلام کا لباس قرار دیا ہے اور فرمایا ہے

''اَلْاِسْلاَمُ عُرْيَانٌ فَلِبَاسُهُ اَلْحَيَاءُ''

یعنی ''اسلام عریاں ہے اس کا لباس حیاء ہے''

جس طرح بدن کا ظاہری لباس شرمگاہیں اور جسم کے دیگر عیب چھپاتا ہے اسی طرح حیاء ایک باطنی لباس ہے جو قباحتوں اور بری خصلتوں کو دوسروں سے اوجھل رکھتا ہے امام جعفر صادق (ع) کا ایک صحابی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور دیکھا کہ امام (ع) نے جو قمیض پہن رکھی ہے اسے پیوند لگا ہے وہ ٹکٹکی لگائے پیوند کو تعجب سے دیکھ رہا تھا امام (ع) نے اس تعجب کا سبب پوچھا تو عرض کرنے لگا میری نظر پیوند پر ہے جو آپ (ع) کے گریبان پر لگا ہوا ہے حضرت (ع) نے فرمایا اس کتاب کو اٹھا کر پڑھ۔ راوی کہتا ہے حضرت (ع) کے پاس ایک کتاب پڑی ہوئی تھی اس نے اٹھا کر اس میں نظر کی تو لکھا ہوا تھا

''لَاايْمَانَ لِمَنْ لَاحَيَآءَ لَهُ وَلَا مَالَ لِمَنْ لَاتَقْدِيْرَ لَهُ وَلَا جَدِيْدَ لِمَنْ لَا خَلْقَ لَهُ''.

ترجمہ:۔

''جس میں حیاء نہیں اس میں ایمان نہیں اور جو معاش میں حساب وکتاب اور اندازہ نہیں رکھتا اس کا مال نہیں ہوتا اور جس کے پرانا نہیں

اس کے پاس نیا نہیں''۔
(اسکی تفصیل حدیث نمبر ۱۸ میں بیان ہوگی)

بارہویں حدیث

وصیت

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام

شیخ ابوالفتوح رازی نے روایت کی ہے کہ جب حضرت امیر المومنین (ع)'حضرت صدیقہ طاہرہ فاطمۃ الزہرا =اکے دفن سے فارغ ہوئے تو قبرستان کی طرف تشریف لے گئے اور فرمایا:۔

" اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَ نَحْنُ لَكُمْ خَلَفٌ وَاِنَّا اَنْشَآءَ اللّٰهِ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ اَمَّا الْمَسَاكِنُ فَقَدْ سُكِنَتْ وَاَمَّا الْاَزْوَاجُ فَنُكِحَتْ وَاَمَّا الْاَمْوَالُ فَقُسِمَتْ هٰذَا خَبَرٌ مَا عِنْدَنَا فَلَيْتَ شِعْرِیْ مَا خَبَرٌ مَا عِنْدَكُمْ؟ ثُمَّ قَالَ اَمَّا اِنَّهُمْ اِنْ نَطَقُوْا لَقَالُوْا وَجَدْنَا التَّقْوٰی خَيْرَ زَادٍ. (۱)"

(میزان الحکمت .جلد ۹ .صفحہ ۲۵۳ .بحار الانوار جلد ۷۸)

ترجمہ:۔

''قبروں میں رہنے والو! تم پر سلام ہو تم ہم سے پہلے جا چکے اور ہم تمہارے بعد آنے والے ہیں اور انشاء اللہ تم سے جلد ملحق ہوں گے تمہارے اعمال تقسیم ہو چکے ہیں۔تمہارے گھروں میں دوسرے آباد ہو چکے ہیں۔تمہاری بیویوں کے نکاح کہیں اور پڑھ دیئے گئے ہیں۔ یہ وہ خبر تھی جو ہمارے پاس تھی تمہارے پاس کیا خبر ہے۔کسی نے (جواب میں) کہا جو کچھ ہم نے کھایا وہ ہمارا

---

(۱) اس حدیث کی عربی عبارت میں نے میزان الحکمت سے نقل کی ہے۔شیخ عباس قمی نے اسے ابوالفتوح رازی کی کتاب سے لیا ہے لہٰذا عبارات میں فرق ہے۔البتہ جتنی چہل حدیث میں تھیں میں نے ان سب کا ترجمہ کر دیا ہے۔مترجم

فائدہ تھا۔اور جو کچھ ہم نے آگے بھیجا اسے ہم نے پالیا اور جو چھوڑ آئے ہیں نقصان کیا۔

(۱) محدث قمیؒ نقل کرتے ہیں امام جعفر صادق (ع) نے ایک وصیت کی خواہش رکھنے والے ایک شخص سے فرمایا:

''سفر آخرت کے لئے زاد راہ اکٹھا کرو۔اور جانے سے پہلے اسے بھیج دو تا کہ تمہیں مرتے وقت دوسروں سے التماس اور وصیت نہ کرنی پڑے کہ وہ بعد میں تمہارے لئے یہ زاد راہ بھیج دیں''(۱)۔

---

(۱) یہ حدیث مختلف کتابوں میں مختلف عبارات کے ساتھ نقل ہوئی ہے۔ جناب شیخ عباس قمی مرحومؒ نے اس حدیث کو فارسی میں نقل کیا ہے عربی نہیں لکھی۔ میں نے فقط فارسی عبارت کا ترجمہ کیا ہے۔مترجم

تیرھویں حدیث

نامحرم عورت کی طرف نگاہ کرنے کی مذمت

شیخ صدوقؒ حضرت رسول اکرم (ص) سے نقل کرتے ہیں۔

''مَنْ مَلَاءَ عَيْنَهُ مِنْ اِمْرَءَةٍ حَرَامًا حَشَرَهُ اللّٰه يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُسَمَّرًا بِمَسَامِيْرَ مِنْ نَارٍ حَتّٰى يَقْضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى بَيْنَ النَّاسِ ثُمَّ يُؤْمَرُ بِهٖ اِلَى النَّارِ''.

(سفینۃالبحار . جلد ۲ صفحہ ۱۷۱)

ترجمہ:۔

''جو بھی نامحرم عورت کی طرف بھر پور نگاہ کرے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس طرح محشور فرمائے گا کہ آگ کی میخیں اس میں پیوست ہوں گی اور اللہ تعالیٰ تمام لوگوں کے حساب کتاب سے فارغ ہوکر حکم دے گا کہ اسے آگ میں ڈال دیا جائے (یعنی اتنی مدت اسے اذیت ناک انتظار میں گذارنا پڑے گی)۔''

شیخ صدوقؒ نے پیغمبر اکرم (ص) سے ایک طولانی حدیث نقل کی ہے۔

''جو شخص کسی نامحرم عورت سے مصافحہ کرے تو قیامت کے دن لوہے کا طوق اس کی گردن میں ہوگا اور زنجیروں میں جکڑا ہوا ہوگا۔ پس حکم دیا جائے گا کہ اسے آگ میں پھینک دو۔ اور جو شخص ایسی عورت کے ساتھ مذاق کرے جس کا وہ مالک نہ ہو یعنی اپنی بیوی اور کنیز کے علاوہ کسی عورت سے مذاق کرے تو ہر لفظ کے بدلے میں ہزار سال محبوس ہوگا''۔

اور فرمایا کہ:

''جو شخص کسی عورت یا کنیز کے ساتھ فعل حرام کرسکتا تھا مگر خوف خدا کی وجہ سے بچا رہا تو اللہ تعالیٰ جہنم کی آگ کو اس پر حرام کردے گا۔ اور قیامت کے بڑے خوف سے اسے محفوظ رکھے گا بہشت میں داخل کردے گا''۔

چودھویں حدیث

چار چیزوں کے چھپانے کے بارے میں

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرِ اَلْبَاقِرُعَلَیْہِ السَّلَامُ:

"اَرْبَعٌ مِنْ کُنُوْزِ الْبِرِّ.

کِتْمَانُ الْحَاجَۃِ

وَ کِتْمَانُ الصَّدَقَۃِ

وَ کِتْمَانُ الْوَجْعِ

وَ کِتْمَانُ الْمُصِیْبَۃِ.

(تحف العقول صفحہ۲۱۶)

ترجمہ:۔

امام محمد باقر (ع) نے فرمایا:

''چار چیزیں نیکی اوراچھائی کے خزانوں میں سے ہیں

اپنی حاجت،

صدقہ،

درد

اور مصیبت کو چھپانا''۔

(محدث قمیؒ) کہتے ہیں کہ کتاب مجموعہ ورام میں احنف سے روایت نقل ہوئی ہے جسے ذکر کرنا مناسب ہے (مصنف کہتے ہیں کہ) میں نے اپنے چچا صعصعہ سے شکم درد کی شکایت کی تو اس نے مجھے ڈانٹ کر کہا:

اپنے جیسے انسان کے سامنے اپنے درد کی شکایت نہ کر کیونکہ جس کے سامنے شکایت کرے گا۔ اگر تو وہ شخص تیرا دوست ہوگا تو وہ پریشان ہوگا اور اگر دشمن ہوا تو سن کر خوش ہوگا اسی طرح تجھے کوئی درد عارض ہوا ہے تو اس کی شکایت مخلوق کے سامنے نہ کر۔ جو اپنا درد دور کرنے سے قاصر ہے تو تیرا درد دور کرنا اس کے بس میں کیونکر ہوگا۔ تجھے ایسی ذات کے سامنے عرض کرنا چاہیے جس نے تجھے اس درد میں مبتلا کیا ہے۔ وہ قدرت رکھتا ہے کہ تجھ سے وہ درد دور کرے اور کشائش عنایت فرمائے۔ اے بھتیجے چالیس سال ہو گئے ہیں کہ میری ایک آنکھ کی بینائی چلی گئی ہے۔ اس آنکھ کے ذریعے کوہ وبیاباں کی کوئی چیز دکھائی نہیں دیتی۔ لیکن میں نے ابھی تک اس کا ذکر اپنے اہل وعیال سے نہیں کیا۔

پندرھویں حدیث

مومن کی حاجت پوری نہ کرنے کی مذمت

رَوَیٰ اَبَانُ ابْنُ تَغْلِبُ عَنْ اَبِیْ عَبْدِاللّٰهِ عَلَیْهِ السَّلَامُ:

اَیُّـمَا مُوْمِنٍ سَـاَلَ اَخَـاهُ الْـمُـوْمِـنُ حَـاجَةً وَهُوَ یَقْدِرُ عَلٰی قَضَائِهَا فَرَدَّهُ عَنْهَا سَلَّطَ اللّٰهُ عَلَیْهِ شُجَاعًا فِیْ قَبْرِهٖ یَنْهَشُ مِنْ اَصَابِعِهٖ. (عدة‌الداعی. صفحه ۱۹۰)

ترجمہ:۔

شیخ اجل ابن فہد حلیؒ نے ابان بن تغلب کے ذریعے امام جعفر صادق (ع) سے روایت نقل کی ہے:

''جب کوئی شخص اپنے مومن بھائی سے کوئی کام کہے اور وہ کر سکنے کے باوجود انجام نہ دے۔تو اللہ تعالیٰ قبر میں اس پر بہت بڑا سانپ مسلط کرے گا۔جس کا نام شجاع ہے۔جو ہمیشہ اس کی انگلیوں کو ڈستا رہے گا''۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ

''وہ سانپ اس کی انگلی کو ڈستا رہے گا قیامت تک (یعنی اس آدمی کے بخشے جانے یا عذاب میں مبتلا ہونے تک)''۔

شیخ عباس قمیؒ فرماتے ہیں دینی بھائیوں کی حاجت روائی کے بارے میں بہت سی روایات ہیں۔امام باقر (ع) سے مروی ہے:

''جو شخص اپنے بھائی کی حاجت روائی کرے تو اللہ تعالیٰ اس پر ستر ہزار فرشتوں کا سایہ کرتا ہے اور حاجت روائی کے لئے اٹھائے جانے والے ہر قدم کے بدلے میں ایک نیکی لکھی جائے گی اور ایک برائی مٹا دی جائے گی اور ایک درجہ بلند کر دیا جائے گا۔اور جب اس کے کام سے فارغ ہوگا تو اس کے لئے حج اور عمرہ کا ثواب لکھا جائے گا''۔

حضرت امام جعفر صادق (ع) سے منقول ہے:

''مومن بھائی کی حاجت پوری کرنا حج، حج اور حج ہے۔حتیٰ کہ دس بار آپ نے تکرار فرمایا ہے''

روایت میں آیا ہے کہ

''جب بنی اسرائیل میں کوئی عابد عبادت کی حد کو پہنچ جاتا تھا۔تو تمام عبادات سے لوگوں کی حاجت کے لئے کوشش کرنے کو اختیار کرتا تھا''۔

اور جناب شاذان ابن جبرائیل قمیؒ نے رسول اکرم (ص) سے روایت کی ہے کہ شب معراج حضور اکرم (ص) نے جنت کے دوسرے دروازے پر یہ کلمات لکھے ہوئے دیکھے

''ہر چیز کا وسیلہ ہے اور آخرت میں خوشی کا وسیلہ چار چیزیں ہیں یتیموں کے سر پر ہاتھ پھیرنا، بیوہ عورتوں پر مہربانی کرنا، مومنین کی حاجات پوری کرنا، فقیروں اور مسکین لوگوں کی خبر گیری اور خدمت کرنا''۔

لہٰذا علماء، بزرگان دین اور مومنین کی حاجات پوری کرنے کے لئے بہت اہتمام کرتے تھے چنانچہ اس موضوع سے متعلق بہت سے واقعات نقل ہوئے ہیں جن کا ذکر یہاں پر طول کا سبب بنے گا۔

سولہویں حدیث

مومنین کوخوش کرنے کے بارے میں

شیخ کلینیؒ وصدوقؒ نے سدیر صیرفی سے ایک طولانی حدیث نقول کی ہے۔

قَالَ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ فِیْ حَدِیْثٍ طَوِیْلٍ:

"اِذَا بَعَثَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنَ مِنْ قَبْرِهٖ خَرَجَ مَعَهُ مِثَالٌ یُقَدِمُهُ اَمَامَهُ کُلَّمَا رَاٰی الْمُؤْمِنُ هَوْلًا مِنْ اَهْوَالِ یَوْمِ الْقِیَامَةِ قَالَ لَهُ الْمِثَالُ لَا تَفْزَعْ وَ لَا تَحْزَنْ وَاَبْشِرْ بِالسُّرُوْرِ وَ الْکَرَامَاتِ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ حَتّٰی یَقِفَ بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ. فَیُحَاسِبُهُ حِسَابًا یَسِیْرًا وَ یَاْمُرُ بِهٖ اِلَی الْجَنَّةِ وَ الْمِثَالُ اَمَامَهُ فَیَقُوْلُ لَهُ الْمُؤْمِنُ یَرْحَمُکَ اللّٰهُ نِعْمَ الْخَارِجُ خَرَجْتَ مَعِیْ مِنْ قَبْرِیْ وَمَا زِلْتَ تُبَشِّرُنِیْ بِالسُّرُوْرِ وَالْکَرَامَاتِ مِنَ اللّٰهِ حَتّٰی رَاَیْتَ ذَالِکَ فَیَقُوْلُ مَنْ اَنْتَ؟ فَیَقُوْلُ اَنَا السُّرُوْرُ کُنْتَ اَدْخَلْتَ عَلٰی اَخِیْکَ الْمُؤْمِنِ فِی الدُّنْیَاخَلَقَنِیَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ مِنْهُ".

(اصول کافی. جلد۳صفحه۲۷۳)

ترجمہ:۔

امام جعفر صادق (ع) نے فرمایا:

''جب اللہ تعالیٰ مومن کو قبر سے اٹھائے گا تو اس کے ساتھ ایک مثالی صورت بھی قبر سے نکلے گی جو اس کے آگے آگے ہوگی پس قیامت کی ہولنا کی جب وہ مومن دیکھے گا۔تو مثالی صورت اسے کہے گی پریشان نہ ہو ڈرنہیں تجھے خدا کی طرف سے سروراور عزت وکرامت کی خوشخبری ہو اسے لگا تار یہ حوصلہ وتسلی ملتی رہے گی۔ یہاں تک کہ جب حساب کے مقام پر وہ مومن پہنچے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے آسان حساب لے گا۔اس پر بھی وہ صورت خوشخبری دے گی۔اللہ تعالیٰ اسے جنت میں جانے کا حکم دے گا۔وہ مثالی صورت مومن کے آگے آگے ہوگی تو مومن اس سے کہے گا خدا تم پر رحمت کرے تم میرے لئے بہترین ساتھی تھے۔تم میری قبر سے میرے ساتھ نکلے ہواور مسلسل مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوشی اور کرامت کی بشارت دیتے رہے ہو یہاں تک کہ میں نے وہ سرور وکرامت خود دیکھی ہے۔اب یہ بتاؤ تم کون ہو؟ وہ کہے گی کہ تو نے دنیا میں اپنے مومن بھائی کو خوش کیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے اس خوشی سے پیدا کیا ہے تا کہ تمہیں روز قیامت خوش رکھ سکوں''۔

سترھویں حدیث

صلہ رحمی اور امانت کے بارے میں

علامہ مجلسیؒ نے ثقہ جلیل حسین ابن سعید اہوازیؒ سے اور انہوں نے امام محمد باقر (ع) سے روایت کی ہے کہ حضرت (ع) نے فرمایا کہ ایک آدمی نے جناب ابوذرؓ کو بکریوں کی بچے پیدا ہونے کی خوشخبری دی کہ تمہیں بشارت ہو کہ تمہاری بکریوں نے بچے دیئے ہیں اور اب بہت زیادہ ہوگئی ہیں۔ جناب ابوذرؓ نے کہا ان کا زیادہ ہونا مجھے خوش نہیں کرتا اور مجھے یہ بات پسند نہیں ہے پس جو کم ہو لیکن کفالت کرے اس زیادہ سے بہتر ہے جو انسان کو اپنی طرف مشغول کرلے کیونکہ میں نے پیغمبر اکرم (ص) سے سنا ہے:

"يَقُولُ عَلٰى حَافَتِي الصِّرَاطِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَلرِّحْمُ وَ الْاَمَانَةُ فَاِذَا مَرَّ عَلَيْهِ الْوُصُوْلُ لِلرَّحِمِ الْمُؤَدِّي الْاَمَانَةِ لَمْ يَتَكَفَاءَ بِهِ فِي النَّارِ". (سفينة البحار. جلد ۱ صفحه ۱۴)

ترجمہ:۔

پیغمبر اکرم (ص) نے فرمایا:

"پل صراط کے دونوں طرف قیامت کے دن رحم اور امانت ہوں گے پس جب قریب سے صلہ رحمی کرنے والا، امانت ادا کرنے والا گزرے گا تو وہ دونوں اس کو جہنم میں گرنے سے بچائیں گے"

اور ایک اور روایت میں ہے کہ

"اگر قطع رحمی کرنے والا اور امانت میں خیانت کرنے والا گذرے گا تو اسے وہاں کوئی عمل فائدہ نہ دے گا۔ بلکہ پل صراط اسے جہنم میں گرا دے گی"۔

اٹھارہویں حدیث

روزگار زندگی میں حساب وکتاب رکھنے کے بارے میں

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ اَلْبَاقِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ:

"اَلْكَمَالُ كُلُّ الْكَمَالِ اَلتَّفَقُّهُ فِي الدِّيْنِ وَ الصَّبْرُ عَلَى النَّائِبَةِ وَ تَقْدِيْرُ الْمَعِيْشَةِ".

(تحف العقول. صفحه۲۱۳)

ترجمہ:۔

امام محمد باقر (ع) نے فرمایا:

''سب سے بڑا کمال یہ ہے کہ دین کو اچھی طرح سے سمجھا جائے' مصیبت پر صبر کیا جائے' اخراجات زندگی میں حساب و اندازہ گیری کو دخل حاصل ہے''۔

شیخ عباس قمیؒ کہتے ہیں کہ آخری جملے کا مطلب یہ ہے کہ انسان اپنی ماہانہ آمدنی کا اندازہ لگائے اور اس کے مطابق خرچ کرے پس جب کسی کی آمدنی تین روپے ہو تو اسے چاہیے کہ روزانہ ایک روپیہ (یعنی اپنی آمدنی کا ایک تہائی) خرچ کرے اور اس سے زیادہ خرچ نہ کرے اگر اتفاقاً ایک دن زیادہ خرچ کرے تو دوسرے دن کم خرچ کرے۔ تاکہ سوال کرنے اور قرض اٹھانے کی ذلت سے دوچار نہ ہونا پڑے۔ استاد ثقۃ الاسلام نوریؒ کتاب مستدرک الوسائل کے خاتمہ میں نقل کرتے ہیں:

ملا علامہ محمد تقی مجلسی کی والدہ عارفہ مقدسہ صالحہ تھی ان کے تقویٰ کے بارے میں نقل ہوا ہے کہ جب ان کے شوہر ملّا مقصود علی سفر پر جانے لگے تو اپنے بیٹوں ملا محمد تقی مجلسیؒ اور ملا محمد صادق کو علامہ مقدسؒ و پرہیزگار ملا عبداللہ شوشتریؒ کے پاس تحصیل علم دین کے لئے لے آئے اور ان کی خدمت میں درخواست کی کہ ان کی تعلیم کا خیال رکھیں اس کے بعد سفر پر چلے گئے۔

پس ان دنوں میں عید آئی جناب ملا عبداللہ نے تین تومان (ایرانی سکہ) ملا محمد تقی مجلسی کو دیئے اور فرمایا کہ انہیں اپنی معاشی ضروریات کے لئے خرچ کرے انہوں نے فرمایا کہ ماں کی اجازت اور اطلاع کے بغیر خرچ نہیں کر سکتے۔ جب اپنی والدہ کی خدمت میں آئے تو ان کو سارا قصہ بتایا تو ماں نے بتایا کہ تمہارے باپ کی ایک دکان ہے جس کا غلہ چودہ روپے کا ہے اور وہ تمہارے اخراجات کے برابر ہے۔ جس طرح میں نے تمہارے لئے تقسیم اور معین کیا ہے اس عرصے میں تمہاری یہ عادت بن گئی ہے۔ اب اگر یہ تین تومان لے لوں تو تمہارے لئے معیشت میں خرابی پیدا ہو جائے گی۔ یہ پیسے ختم ہو جائیں گے اور تم پہلی عادت بھلا دو گے۔ پھر اپنے کم اخراجات پر صبر نہ کر سکو گے تو میں بھی مجبور ہو جاؤں گی کہ اکثر اوقات تمہاری تنگدستی کی شکایت ملا عبداللہ اور دوسروں کے پاس لے جاؤں اور یہ کام ہماری شان کے لائق نہیں ہے۔

پس یہ بات ملا عبداللہ کو معلوم ہوئی تو انہوں نے ان دونوں بھائیوں کے حق میں دعا کی اور ان کی دعا خدا نے قبول کی اور اس جلیل سلسلہ کو دین کے حامیوں اور شریعت سید المرسلین پیغمبر آخر الزمان (ص) کے مروجین اور پھیلانے والوں میں قرار دیا اور خدا ان میں سے علامہ مجلسیؒ جیسی شخصیت کو سامنے لایا۔

فائدہ

آپ کومعلوم ہونا چاہیے کہ اس حدیث میں سختیوں اور مصیبتوں میں صبر کی ترغیب دلائی گئی ہے صبر کی تعریف ومدح میں روایات اور حکایات بہت ہیں میں یہاں پر ایک روایت اور حکایت پر اکتفا کرتا ہوں۔

امام جعفر صادق (ع) سے منقول ہے:

''جب مومن کو قبر میں داخل کرتے ہیں تو نماز اس کے دائیں طرف اور زکوۃ اس کے بائیں طرف ہوتی ہے۔اس کی نیکی اس کے سر کی طرف اور صبر اس کے ایک طرف کھڑا ہو جاتا ہے۔جب سوال کرنے والے دو فرشتے آتے ہیں تو صبر نماز، زکوۃ اور نیکیوں کو کہتا ہے کہ اپنے ساتھی کا خیال رکھو اور اس کی حفاظت کرو جب تم عاجز ہو جاؤ تو اس کے ساتھ ہوں''۔

حکایت

بعض تاریخوں میں نقل ہوا کہ کسریٰ حکیم بزرجمہر پر غضبناک ہوا اور حکم دیا کہ اسے ایک اندھیری جگہ پر قید کر دیں اور زنجیروں اور طوقوں میں جکڑ دیں کچھ دن اسی حالت میں گزر گئے کسریٰ نے ایک دن کسی کو بھیجا کہ اس کی خبر لے آؤ اور اس کا حال معلوم کرو جب وہ آدمی دیکھنے کو آیا تو اس نے اس حکیم کو پر سکون و آرام اور خوشحال اطمینان کی حالت میں دیکھا تو وہ دیکھنے والا کہنے لگا تو اتنی تنگی اور سختی کی حالت میں ہے لیکن یوں لگ رہا ہے کہ تو بہترین آسائش و آرام میں زندگی گزار رہا ہے۔(آخر وجہ کیا ہے) حکیم بزرگ نے کہا کہ میں نے چھ چیزوں کا ایک معجون تیار کیا ہے اسے استعمال کرتا ہوں اسی وجہ سے میرا وقت اس طرح خوشی میں گزر رہا ہے تو وہ کہنے لگا معجون ہمیں بھی بتا تا کہ سختیوں اور مشکلات کے وقت استعمال کر کے ہم بھی اس سے فائدہ اٹھائیں۔تو حکیم نے کہا وہ چھ چیزیں یہ ہیں:۔

(۱) اللہ تعالیٰ پر اعتماد و بھروسہ

(۲) جو کچھ مقدر میں ہے وہ ہو کر رہے گا

(۳) آزمائش میں مبتلا شخص کیلئے صبر سب سے بہترین چیز ہے

(۴) اگر صبر نہ کروں تو کیا کروں

(۵) اس مصیبت سے زیادہ سخت مصیبت بھی ہو سکتی ہے

(۶) ایک گھڑی سے دوسری گھڑی تک کشائش و آزادی کی امید ہے۔

جب یہ اطلاع کسریٰ بادشاہ کو دی گئی تو اس کی آزادی کا حکم دیا اور اس کا احترام کیا۔

انیسویں حدیث

جھوٹ کی مذمت

شیخ کلینیؒ نے امام باقر (ع) سے روایت ہے کہ حضرت (ع) نے فرمایا:

اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَ لِلشَّرِّ اَقْفَالًا وَ جَعَلَ مَفَاتِیحَ تِلْکَ الْاَقْفَالِ الشَّرَابِ وَالْکِذْبُ شَرٌّ مِنَ الشَّرَابِ

(سفینہ البحار جلد ۲ صفحہ ۴۸۳)

ترجمہ:۔

امام باقر (ع) نے فرمایا:

''خداوندعز وجل نے شر اور برائی کیلئے تالے قرار دیئے ہیں اور ان تالوں کی چابی شراب ہے اور جھوٹ شراب سے بدتر ہے''۔

شیخ عباس قمیؒ فرماتے ہیں جھوٹ کی مذمت میں بہت سی روایات ہیں اور اس کی مذمت کیلئے حضرت امیر المومنین (ع) کا یہ فرمان کافی ہے۔

حضرت (ع) نے فرمایا:

''اس وقت تک کوئی آدمی ایمان کا ذائقہ نہیں پا سکتا جب تک مکمل طور پر جھوٹ کو نہ چھوڑ دے''۔

یعنی سنجیدگی یا مذاق کسی حالت میں بھی جھوٹ نہ بولے۔

بیسویں حدیث

شراب پینے کی مذمت

شیخ صدوقؒ نے حضرت رسول خدا (ص) سے روایت کی ہے کہ حضرت (ع) نے فرمایا:

''اِنَّ شَارِبُ الْخَمْرِ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَسْوَدًّا وَجْهُهُ مُزْرَقَّةً عَيْنَاهُ مَائِلاً شَدْقُهُ سَائِلاً لُعَابُهٖ دَالِعًا لِسَانُهٗ مِنْ قَفَاهُ''. (بحار. جلد ۷۹ صفحہ ۱۲۶)

ترجمہ:۔

شراب پینے والا قیامت کے دن اس حال میں محشور ہوگا کہ اس کا چہرہ سیاہ ہوگا اس کی آنکھیں نیلگوں ہوں گی اس کا منہ ٹیڑھا ہوگا اور اس کی زبان سے رال (لعاب دہن) بہتی ہوگی اور گدی سے اس کی زبان باہر نکلی ہوگی۔

شیخ عباس قمیؒ کہتے ہیں کہ شراب کی مذمت میں روایات بہت ہیں اور روایات میں آیا ہے کہ شراب ام الخبائث اور ہر برائی کی جڑ ہے اور شرابی پر ایسی گھڑی آتی ہے کہ اس کی عقل ختم ہو جاتی ہے۔ اس وقت وہ اپنے پروردگار کو نہیں پہچانتا ہر گناہ کرتا ہے۔ اور ہر حرمت اور احترام کو پامال کرتا ہے۔ اور ہر ایک سے قطع رحمی کرتا ہے۔ اور ہر برا کام کرتا ہے۔ مست آدمی کی باگ شیطان کے ہاتھ میں ہے اگر شیطان اس کو بتوں کو سجدہ کرنے کا حکم دے تو سجدہ کرتا ہے۔ شیطان اس کو جہاں لے جانا چاہے یہ اس کی اطاعت وفرماں برداری کرتا ہے۔ نیز روایت میں آیا ہے:

''شرابی سے کسی عورت کی شادی نہ کرو اگر تم نے ایسا کیا تو یہ ایسے ہی ہے کہ جیسے تم نے زنا کے لئے کوئی عورت دی ہو جب شرابی بات کرے تو اس کی بات کی تصدیق نہ کرو اس کی گواہی قبول نہ کرو اسے اپنے مال میں امانت دار نہ سمجھو یعنی اپنا مال اس کے ہاتھ میں نہ دو اس کے ساتھ دوستی نہ رکھو اس کے سامنے نہ ہنسو اس سے ہاتھ نہ ملاؤ گلے نہ ملو اگر بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت نہ کرو اگر مر جائے تو اس کے جنازے کے ساتھ نہ جاؤ شرابی کے ساتھ نہ جاؤ کیونکہ اگر لعنت نازل ہو تو جو لوگ اس کے ساتھ بیٹھے ہوں گے سب کو گھیر لے گی ایسے دستر خوان پر بھی نہ بیٹھو جس پر شراب پی جا رہی ہو اور تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ شرابی بت پرست کی طرح ہے۔ اور جو شراب پیتا ہے چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ شرابی قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ کوزہ اس کی گردن میں اور پیالہ اس کے ہاتھ میں ہوگا اور اس کی بدبو ہر قسم کے مردار سے بدتر ہوگی مخلوقات میں سے جو بھی اس کے پاس سے گزرے گا اس پر لعنت بھیجے گا''۔

اکیسویں حدیث

سود کی مذمت

شیخ جلیل القدر علی ابن ابراہیم قمیؒ نے اپنے باپ سے انہوں نے ابن ابی عمیر سے انہوں نے جمیل سے اور انہوں نے امام جعفر صادق (ع) سے روایت کی ہے کہ

قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ:

''دِرْهَمُ رِبَا اَعْظَمُ عِنْدَاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ سَبْعِيْنَ زَانِيَّةٍ كُلُّهَا بِذَاتِ مَحْرِمٍ فِيْ بَيْتِ اللّٰهِ الْحَرَامِ''.

ترجمہ:۔

حضرت امام جعفر صادق (ع) نے فرمایا:

''سود کے ایک درہم کی برائی خدا کے نزدیک خانہ کعبہ میں اپنی محرم عورتوں سے ستر بار زنا کرنے سے زیادہ ہے''۔

شیخ عباس قمیؒ کہتے ہیں۔ بہت سی آیات اور روایات سود کی مذمت اور اس کے گناہ کی سنگینی کے بارے میں ہیں۔اسی مضمون کی چند روایات شیخ صدوقؒ نے نقل کی ہیں۔

پیغمبر اکرم (ص) نے امیر المومنین (ع) کو یہ وصیت کی تھی:

''یا علی (ع) سود کے ستر (۷۰) جز ہیں ان میں سے سب سے آسان یہ ہے کی انسان اپنی ماں کے ساتھ کعبہ میں نکاح (زنا) کرے۔''

نیز رسول اکرم (ص) سے روایت نقل ہوئی ہے:

''جو سود کھائے اللہ تعالیٰ اس کے پیٹ کو جہنم کی اس مقدار سے بھر دے گا جتنا اس نے سود کھایا ہوگا پس اگر اس نے سود کے ذریعے کوئی مال کمایا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کا کوئی عمل قبول نہ فرمائے گا۔ جب اس کے پاس ایک قیراط سود کا ہوگا۔وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں کی لعنت کی زد میں ہوگا۔''

اور فرمایا:

''بدترین ذریعہ معاش سود کمانا ہے''۔

حضور اکرم (ص) سے نقل ہوا ہے:

''جو شخص غیر حلال طریقے سے مال کمائے گا وہ جہنم کی آگ میں لے جانے کا سبب بنے گا''۔

بائیسویں حدیث

امام جعفر صادق علیہ السلام کی نصیحتوں کے بارے میں

شیخ صدوقؒ نے ابان بن تغلب سے روایت نقل کی ہے وہ کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق (ع) کی خدمت میں عرض کی کونسی چیز انسان میں ایمان کو ثابت رکھتی ہے۔

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ :

"اَلَّذِیْ يُثْبِتُهُ فِيْهِ الْوَرَعُ وَالَّذِیْ يُخْرِجُهُ مِنْهُ الطَّمَعُ".

(میزان الحکمت. جلد ۱. صفحه ۳۲۱)

ترجمہ:۔

امام جعفر صادق (ع) نے فرمایا:

''جو چیز انسان میں ایمان کو ثابت رکھتی ہے وہ پرہیز گاری ہے۔اور جو چیز انسان سے ایمان کو نکال دیتی ہے وہ لالچ ہے''۔

شیخ عباس قمیؒ کہتے ہیں کہ اس باب میں بہت سی روایات ہیں پرہیز گاری اور (ورع) محرمات کو ترک کرنا، حرام اور مشکوک ومشتبہ چیزوں سے بچنا۔عمرو ابن سعید ثقفی سے نقل ہوا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق (ع) کی خدمت میں عرض کی کہ میں ہمیشہ آپ کی ملاقات نہیں کرسکتا۔پس آپ مجھے ایسی تعلیم فرمائیں کہ جس پرعمل کروں۔حضرت (ع) نے فرمایا:

''میں تجھے اللہ سے ڈرنے اور پرہیز گاری اور نیکیوں کی کوشش کرنے کی وصیت کرتا ہوں اور تجھے معلوم ہونا چاہئے کہ نیکیوں کی کوشش کرنے کا اس وقت تک کوئی فائدہ نہیں جب تک پرہیز گاری ساتھ نہ ہو''۔

حضرت (ع) نے حماد کو فرمایا:

''اگر تو چاہتا ہے کہ تیری آنکھیں روشن ہوں (تجھے خوشی حاصل ہو) اور تو دنیا اور آخرت کی بھلائی تک پہنچے تو جو کچھ لوگوں کے ہاتھ میں ہے اس کا لالچ نہ کر اور اپنے آپ کو مردوں میں شمار کر اور دل میں یہ نہ کہہ کہ تو لوگوں میں سے کسی سے بلند مرتبہ ہے اور اپنی زبان کی حفاظت کر جس طرح اپنے مال کی حفاظت کرتا ہے''۔

اور امام زین العابدین (ع) سے نقل ہوا ہے:

''میں نے دیکھا ہے کہ تمام اچھائی اور بھلائی لوگوں سے لالچ نہ رکھنے میں جمع ہو چکی تھی میری نظر میں اچھائی صرف اس میں ہے کہ لوگوں کو دیکھتے ہوئے لالچ دل میں نہ آنے دیا جائے''۔

تیسویں حدیث

زناءاورلواط کی مذمت

شیخ کلینیؒ نے امام جعفر صادق (ع) سے یہ روایت نقل کی ہے۔

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ:

"لِلزَّانِیْ سِتُّ خِصَالٍ ثَلَاثٌ فِیْ الدُّنْیَا وَثَلَاثٌ فِیْ الْآخِرَةِ

فَاَمَّا الَّتِیْ فِیْ الدُّنْیَا.

فَاِنَّهٗ یَذْهَبُ بِنُوْرِ الْوَجْهِ

وَ یُوْرِثُ الْفَقْرَ

وَ یُعَجِّلُ الْفَنَآءَ

وَ اَمَّا الَّتِیْ فِیْ الْآخِرَةِ

فَسُخْطُ الرَّبِّ جَلَّ جَلَالَهٗ

وَ سُوْءُ الْحِسَابِ

وَ الْخُلُوْدِ فِی النَّارِ".

(المواعظ العددیه. صفحه۱۸۳)

ترجمہ:۔

حضرت امام جعفر صادق (ع) نے فرمایا:

زانی کے لئے چھ سزائیں ہیں۔تین سزائیں دنیا میں اور تین سزائیں آخرت میں۔

وہ تین جو دنیا میں ہیں۔

(۱)زناءاس کا نور ختم کر دیتا ہے۔

(۲)فقیری اور تنگدستی لاتا ہے

(۳)اسکی فناء میں جلدی کرتا ہے یعنی اسکی عمر کم کرتا ہے۔

اور وہ تین سزائیں جو آخرت میں ہیں وہ یہ ہیں۔

(۱)خدا کا غضب اور ناراضگی۔

(۲) حساب میں بدی اور

(۳) آگ میں ہمیشگی۔

شیخ عباس قمیؒ فرماتے ہیں اس مضمون کی روایات فراواں ہیں کہ نامحرم عورت کے رحم میں نطفہ ڈالنے کا عذاب بہت سخت ہے۔

شیخ صدوقؒ نے حضرت رسول خدا (ص) سے روایت نقل کی ہے کہ

''آدم (ع) کا فرزند اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے بڑا (برا) عمل نہیں کرتا کہ کسی پیغمبر کو شہید کرے یا کسی امام کو شہید کرے یا خانہ کعبہ کو گرائے جس کو خدا نے اپنے بندوں کا قبلہ قرار دیا ہے یا اپنا پانی کسی ایسی عورت کے رحم میں خالی کرے جو اس پر حرام ہو''

(میزان الحکمت صفحہ ۲۳۸)۔

روایت میں ہے کہ حرام زادے کی کچھ علامتیں ہیں۔

(۱) اہل بیت (علیہم السلام) کا بغض۔

(۲) بچہ اسی حرام کا شوق رکھتا ہے جس سے وہ پیدا ہوا یعنی زناء کا۔

(۳) دین کو حقیر سمجھنا (بے پروائی کرنا)۔

(۴) لوگوں کے ساتھ اس کا چال چلن رہن سہن برا ہوگا۔ جس کا رہن سہن بھائیوں کے ساتھ برا ہو یا تو وہ زناء کے ساتھ پیدا ہوا ہے یا اس کی ماں حیض کی حالت میں حاملہ ہوئی ہے۔ اور معلوم ہونا چاہئے کہ لواط کے گناہ کی سنگینی زناء سے زیادہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے ایک امت کو لواط کرنے کی وجہ سے ہلاک کیا۔

روایت میں ہے:

''لواط دبر کے علاوہ ہے اور دبر میں داخل کرنا خدا کا انکار کرنا ہے اور جو شخص لڑکے کے ساتھ جماع (یعنی برا فعل) کرے۔ قیامت کے دن وہ جنابت کی حالت میں آئے گا اور دنیا کا پانی اسے پاک نہیں کرتا اور اللہ تعالیٰ کا غضب اور لعنت ہے اس پر۔ اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ جہنم تیار کرے گا جو بہت بری جگہ ہے''۔

ثقۃ الاسلام کلینیؒ نے امام جعفر صادق (ع) سے نقل کیا ہے:

''جو شخص کسی لڑکے کو شہوت کے ساتھ بوسہ دے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آگ کی لگام اس کے منہ میں ڈالے گا''

چوبیسویں حدیث

غیبت کی مذمت

شیخ کلینیؒ نے امام جعفر صادق (ع) سے روایت کی ہے کہ امام (ع) فرماتے ہیں کہ پیغمبر اکرم (ص) نے فرمایا:

''اَلْغِيْبَةُ اَسْرَعُ فِيْ دِيْنِ الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ مِنَ الْاَكِلَةِ فِيْ جَوْفِهٖ.''(سفينة البحار . جلد ٢ . صفحه ٣٣٦)

ترجمہ:۔

حضور اکرم (ص) نے فرمایا:

''غیبت آکلہ (وہ بیماری ہے جو عضو کو ختم کردے) سے بھی زیادہ موذی مرض ہے۔ مسلمان کے دین کو فاسد اور تباہ کر دیتی ہے''۔

شیخ عباس قمیؒ فرماتے ہیں کہ غیبت کی مذمت میں بہت سی روایات ہیں بعض روایات میں آیا ہے:

''غیبت زناء سے بھی بدتر ہے اور غیبت جہنم کے کتوں کا سالن ہے اور غیبت کرنے والا جہنم میں ہمیشہ اپنے بدن کا گوشت کھاتا رہے گا اور واویلا اور ہائے تباہی کہتا رہے گا اور یہ شخص ان چار آدمیوں میں سے ایک ہے کہ اہل جہنم کو اپنے عذاب سے زیادہ اس شخص کی وجہ سے تکلیف ہو گی۔''

پچیسویں حدیث

چغلخوری کی مذمت

شیخ صدوقؒ نے حضرت رسول خدا (ص) سے ایک طوالانی حدیث میں روایت کی ہے کہ حضرت (ص) نے فرمایا:

”وَمَنْ مَشٰی فِیْ نَمِیْمَةٍ بَیْنَ اثْنَیْنِ سَلَّطَ اللّٰهُ عَلَیْهِ فِیْ قَبْرِهٖ نَارًا تُحْرِقُهٗ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ وَاِذَا خَرَجَ مِنْ قَبْرِهٖ سَلَّطَ اللّٰهُ عَلَیْهِ تِنِّیْنًا اَسْوَدَ یَنْهَشُ لَحْمَهٗ حَتّٰی یَدْخُلَ النَّارَ“.

(تفسیر البصائر. جلد ۴۸ صفحه ۴۴۶)

ترجمہ:۔

حضور اکرم (ص) نے فرمایا:

”دو آدمیوں کے درمیان چغل خوری کرے تو اللہ تعالی قبر میں اس پر ایک آگ مسلط فرمائے گا جو اسے قیامت تک جلاتی رہے گی۔ پس جب اپنی قبر سے باہر آئے گا تو اللہ تعالی اس پر ایک بڑا سیاہ سانپ مسلط فرمائے گا جو جہنم میں داخل ہونے تک اس کے گوشت کو اپنے دانتوں سے نوچتا رہے گا“۔

شیخ عباس قمیؒ فرماتے ہیں کہ چغل خور کی مذمت میں بھی کافی روایات ہیں اور روایات میں آیا ہے:

”جنت چغل خور اور ہمیشہ شراب پینے والے اور دیوث (بے غیرت) پر حرام ہے“

اور روایت میں ہے:

”کَفَرَ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ عَشَرَةٌ“

اس امت میں دس آدمی کافر ہیں ان میں سے ایک چغل خور ہے۔

بدترین چغل خوری کی قسم سعایت ہے یعنی حکومت کے پاس چغلخوری اور شکایت کرنا۔ حدیث میں ہے:

”جو شخص لوگوں کی چغلی حکومت کے پاس لے جائے تو قیامت کے دن آگ کی سولی پر لٹکایا جائے گا“

اس کے علاوہ اور بھی روایات ہیں۔

چھبیسویں حدیث

اس گھر کے بارے میں جوامام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے ایک صحابی کو جنت میں خرید کر دیا

عَنْ هِشَامُ بْنُ الْحَكَمُ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنْ مُلُوكِ اَهْلِ الْجَبَلِ يَاْتِیْ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِیْ حِجَّةِ سَنَةٍ فَيَنْزُلُهٗ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِیْ دَارٍ مِنْ دُوْرِهٖ فِیْ الْمَدِيْنَةِ وَطَالَ حَجُّهٗ وَ نَزُوْلُهٗ فَاَعْطٰی اَبَا عَبْدِاللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَشْرَةَ اَلَافِ دِرْهَمٍ لِيَشْتَرِیْ لَهٗ دَارًا وَ خَرَجَ اِلَی الْحَجِّ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ جُعِلْتُ فِدَاکَ اِشْتَرَيْتَ لِیَ الدَّارَ؟ قَالَ نَعَمْ وَ اَتٰی بِصَکٍّ فِيْهِ:

"بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هٰذَا مَا اِشْتَرٰی جَعْفَرِ بْنُ مُحَمَّدٍ لِفُلَانِ بْنِ لِفُلَانِ الْجَبَلِیْ لَهٗ دَارٌ فِی الْفِرْدَوْسِ حَدُّهَا الْاَوَّلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ الْحَدُّ الثَّانِیْ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلْحَدُّ الثَّالِثُ اَلْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَ الْحَدُّ الرَّابِعُ اَلْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ"

فَلَمَّا قَرَءَ الرَّجُلُ ذَالِکَ قَالَ قَدْ رَضِيْتُ جَعَلَنِیَ اللّٰهُ فَدَاکَ قَالَ فَقَالَ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ:

"اِنِّیْ اَخَذْتُ ذَالِکَ الْمَالُ فَفَرَّقْتُهٗ فِیْ وُلْدِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَ اَرْجُوْ اَنْ يَّتَقَبَّلَ اللّٰهُ ذَالِکَ وَ يُثِيْبَکَ بِهِ الْجَنَّةِ"

قَالَ فَانْصَرَفَ الرَّجُلُ اِلَی مَنْزِلِهٖ وَكَانَ الصَّکُّ مَعَهٗ ثُمَّ اِعْتَلَّ عِلَّةَ الْمَوْتِ فَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ جَمَعَ اَهْلَهٗ وَ حَلَفَهُمْ اَنْ يَجْعَلُوْا الصَّکَّ مَعَهٗ فَفَعَلُوْا ذَالِکَ فَلَمَّا اَصْبَحَ الْقَوْمُ غَدَوْا اِلٰی قَبْرِهٖ فَوَجَدُوْا الصَّکَّ عَلٰی ظَهْرِ الْقَبْرِ مَكْتُوْبٌ عَلَيْهِ:

"وَفٰی وَلِیُ اللّٰهِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ"

(مناقب ابن شهر اشوب . صفحه۲۳۳)

ترجمہ:۔

قطب راوندی اور ابن شہر آشوب نے ہشام ابن الحکم سے روایت کی ہے کہ ملوک جبل کا رہنے والا ایک مرد جو امام جعفر صادق (ع) کے دوستوں میں سے تھا اور ہر سال حج کے موقع پر حضرت (ع) کی ملاقات کے لئے جب مدینہ میں آتا تھا تو امام (ع) اسے اپنے ایک گھر میں ٹھہراتے تھے۔ بہت زیادہ محبت کی وجہ سے وہ زیادہ عرصہ حضرت کی خدمت میں ٹھہرتا تھا۔ حتیٰ کہ جب ایک مرتبہ مدینہ میں آیا تو حج پر جانے سے پہلے دس ہزار درہم امام (ع) کو دیئے کہ اس کے لئے ایک گھر خریدیں تا کہ جب بھی وہ مدینہ آئے تو حضرت کے لئے باعث زحمت نہ ہو۔ حج سے واپسی پر حضرت (ع) کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ آپ (ع) نے میرے لئے گھر خریدا ہے؟ حضرت (ع) نے فرمایا: ہاں اور ایک کاغذ اسے دیا اور فرمایا کہ یہ اس گھر کی ملکیت کا کاغذ ہے۔ جب اس نے وہ کاغذ پڑھا تو اس میں لکھا تھا:

"بسم اللہ الرحمن الرحیم" یہ قبالہ ہے اس مکان کا جو جعفر بن محمد نے فلاں بن فلاں جبلی کے لئے خریدا ہے وہ گھر جنت الفردوس میں ہے۔ اور

اس کی چار حدود ہیں پہلی حد رسول اکرم (ص) کے گھر کے ساتھ اور دوسری حد امیر المومنین (ع) کے گھر کے ساتھ ہے۔ تیسری حد حسن بن علی + کے گھر سے ملتی ہے اور چوتھی حد حسین (ع) کے گھر سے ملتی ہے''

جب اس نے پڑھا تو کہا میں آپ پر قربان جاؤں میں اس گھر پر راضی ہوں حضرت (ع) نے فرمایا:

''اس گھر کے پیسے میں نے امام حسن (ع) اور امام حسین (ع) کی اولاد میں تقسیم کر دیئے ہیں اور مجھے امید ہے کہ خدا نے تجھ سے یہ پیسے قبول فرما لئے ہوں گے اور بدلے میں جنت عطا فرمائے گا''۔

جب اس شخص کی زندگی کے دن ختم ہونے لگے اور مرض الموت عارض ہوئی تو اس نے اپنے تمام اہل وعیال کو جمع کیا اور انہیں قسم دی کہ میرے مرنے کے بعد یہ کاغذ میری قبر میں رکھیں انہوں نے بھی ایسا ہے کیا دوسرے دن جب اس کی قبر پر گئے تو دیکھا کہ وہ ہی کاغذ قبر کے اوپر پڑا ہوا ہے اس پر لکھا ہوا ہے:

''خدا کی قسم جعفر بن محمد + نے جو کچھ مجھے فرمایا اور جو کچھ لکھا تھا اس کی وفا کی ہے'' (یعنی پورا کیا ہے مجھے جنت الفردوس میں جگہ مل گئی ہے)۔

....

وضاحت:۔ قارئین محترم میں نے اصل عربی عبارت کو نقل کیا ہے عربی کا ترجمہ نہیں کیا۔

ستائیسویں حدیث

ابوبصیر کے ہمسائے کی توبہ

عَنْ اَبِیْ بَصِیْرٍ قَالَ کَانَ لِیْ جارًا یَتْبَعُ السُّلْطَانَ فَاَصَابَ مَالاً فَاَعَدَّ قِیَانًا وَ کَانَ یَجْمَعُ الْجَمِیْعَ اِلَیْهِ وَ یَشْرَبُ الْمُسْکِرَ وَ یُؤْذِیْنِیْ فَشَکَوْتُهُ اِلٰی نَفْسِهٖ غَیْرَ مَرَّةٍ فَلَمْ یَنْتَهِ فَلَمَّا اَنْ اَلْحَحْتُ عَلَیْهِ قَالَ لِیْ یَا هٰذَا اَنَا رَجُلٌ مُبْتَلَی وَاَنْتَ رَجُلٌ مُعَافِیْ فَلَوْ عَرَضْتَنِیْ لِصَاحِبِکَ رَجَوْتُ اَنْ یُنْقِذَنِیَ اللّٰهُ بِکَ فَوَقَعَ ذَالِکَ لَهُ فِیْ قَلْبِیْ فَلَمَّا صِرْتُ اِلٰی اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ عَلَیْهِ السَّلاَمُ ذَکَرْتُ لَهُ حَالَهُ فَقَالَ لِیْ اِذَا رَجَعْتَ اِلَی الْکُوْفَةِ سَیَاتِیْکَ فَقُلْ لَهُ یَقُوْلُ لَکَ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَلَیْهِ السَّلاَمُ دَعْ مَا اَنْتَ عَلَیْهِ وَ اَضْمَنْ لَکَ عَلَی اللّٰهِ الْجَنَّةَ فَلَمَّا رَجَعْتَ اِلَی الْکُوْفَةِ اَتَانِیْ فِیْمَنْ اَتٰی فَاحْتَسَبْتُهُ عِنْدِیْ حَتّٰی خَلاَ مَنْزِلِیْ ثم قُلْتُ لَهُ یَا هٰذَا اِنِّیْ ذَکَرْتُکَ لِاَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَلَیْهِمَا السَّلَامُ فَقَالَ لِیْ اِذَا رَجَعْتُ اِلَی الْکُوْفَةِ یَاْتِیْکَ فَقُلْ لَهُ یَقُوْلُ لَکَ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ دَعْ مَا اَنْتَ عَلَیْهِ وَ اَضْمَنُ لَکَ عَلَی اللّٰهِ الْجَنَّةِ قَالَ فَبَکٰی ثُمَّ قَالَ لِیَ اللّٰهُ لَقَدْ قَالَ لَکَ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ هٰذَا؟ قَالَ فَحَلَفْتُ لَهُ اِنَّهُ قَدْ قَالَ لِیْ مَا قُلْتُ فَقَالَ لِیْ مَا قُلْتُ فَقَالَ لِیْ حَسْبُکَ وَ مَضٰی فَلَمَّا کَانَ بَعْدَ اَیَّامٍ بَعَثَ اِلَیَّ فَدَعَانِیْ وَ اِذَا هُوَ خَلْفَ بَابِ دَارِهٖ عُرْیَانٌ فَقَالَ لِیْ یَا اَبَا بَصِیْرُ لَا وَ اللّٰهِ مَا بَقِیَ فِیْ مَنْزِلِیْ شَیْءٌ اِلَّا وَ قَدْ اَخْرَجْتُهُ وَ اَنَا کَمَا تَرٰی قَالَ فَمَضِیْتُ اِلٰی اِنِّیْ عَلِیْلٌ فَاْتِنِیْ فَجَعَلْتُ اَخْتَلِفُ اِلَیْهِ وَ اُعَالِجُهُ حَتّٰی نَزَلَ بِهِ الْمَوْتُ فَکُنْتُ عِنْدَهُ جَالِسًا وَ هُوَ یَجُوْدُ بِنَفْسِهٖ فَغَشٰی عَلَیْهِ غَشْیَةً ثُمَّ قُبِضَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ) فَلَمَّا حَجَجْتُ اَتَیْتُ "یَا اَبَا عَبْدِاللّٰهِ عَلَیْهِ السَّلاَمُ فَاسْتَاْذَنْتُ عَلَیْهِ فَلَمَّا دَخَلْتُ "قَالَ لِیْ اِبْتِدَاءً مِنْ دَاخِلِ الْبَیْتِ وَ اِحْدٰی رِجْلِیْ فِی الصِّحْنِ وَالْاُخْرٰی فِیْ دِهْلِیْزِ دَارِهٖ یَا اَبَا بَصِیْرِ قَدْ وَفِیْنَا لِصَاحِبِکَ".

(اصول کافی. جلد ۲؛صفحه ۳۸۱)

ترجمہ:

ابن شہر آشوبؒ اور ثقۃ الاسلام کلینیؒ نے ابوبصیر سے روایت نقل کی ہے کہ ابوبصیرؒ نے کہا کہ "میرا ایک ہمسایہ تھا جو حاکم کے مددگاروں میں سے تھا اور مالدار تھا گانے والی کنیزیں لے رکھی تھیں اور ہمیشہ لہو ولعب اور ساز و آواز والوں کے گروہ کی انجمن سجی رہتی تھی اور وہ شراب پیتا تھا اور عورتیں اس کے لئے گاتی تھیں اس کے ہمسایہ ہونے کی وجہ سے میں ہمیشہ تکلیف اور صدمے میں رہتا تھا ان گناہوں کے سننے کی وجہ سے اس کے پاس چند دفعہ شکایت بھی کی لیکن وہ باز نہ آیا۔

آخر میں نے اس معاملے میں اس کے ساتھ بے حد مبالغہ اور اصرار کیا تو اس نے کہا کہ اے ابوبصیر میں شیطان کا قیدی اور ہوا و ہوس میں مبتلا ہوں تو ان چیزوں سے آزاد ہے لیکن اگر تو میری حالت کو اپنے امام جعفر صادق (ع) کی خدمت میں عرض کرے تو امید ہے کہ خدا مجھے خواہشات کی قید سے نجات بخش دے۔

ابوبصیرؒ کہتا ہے کہ اس کی بات نے مجھ پر اثر کیا۔ جب میں مدینہ گیا اور امام (ع) کی خدمت میں حاضر ہوا تو اپنے ہمسائے کا حال بیان کیا۔ امام (ع) نے فرمایا: جب تو کوفہ جائیگا تو وہ آدمی تجھے ملنے کیلیئے آئے گا۔ اسے کہنا اگر گناہ ترک کر دے تو تیری بہشت کا میں ضامن ہوں۔

ابوبصیرؒ کہتا ہے۔ کہ جب واپس آیا تو لوگ میری ملاقات کیلیئے آئے جب وہ آدمی آیا تو میں نے اسے روک لیا خلوت کے موقع پر میں نے اسے کہا میں نے تیرا حال امام جعفر صادق (ع) کی خدمت میں عرض کیا ہے۔ حضرت نے فرمایا" اسے میرا سلام کہنا جس حال میں تو ہے اسے چھوڑ دے جنت کا میں ضامن ہوں۔'' وہ میری بات سن کر رونے لگا اور کہنے لگا تجھے خدا کی قسم دیتا ہوں کہ کیا واقعی امام جعفر صادق (ع) نے اسی طرح فرمایا ؟ میں نے قسم کھا کر کہا اسی طرح فرمایا ہے کہنے لگا کہ یہی میرے لئے کافی ہے۔ یہ کہا اور چل دیا۔

پس چند دن گزرنے کے بعد میرے پاس پیغام بھیجا جب میں اس کے گھر کے دروازے پر پہنچا تو میں نے دیکھا کہ وہ دروازے کے پیچھے برہنہ کھڑا ہے۔ مجھے کہنے لگا اے ابوبصیرؒ جو مال بھی میرے گھر میں تھا میں نے اسے باہر نکال دیا ہے اب میں برہنہ وعریاں ہوں۔ جب میں نے اس مرد کا یہ حال دیکھا تو اپنے بھائیوں کے پاس گیا اور اس کے لئے لباس جمع کیا اور اسے پہنایا۔

چند روز بعد اس نے پھر میری طرف ایک آدمی بھیجا کہ میں بیمار ہوگیا ہوں میرے پاس پہنچ۔ پس میں مسلسل اس کے پاس جانے لگا اور اس کے علاج معالجے میں مشغول ہوگیا جب اس کی موت کا وقت قریب ہوا۔ تو میں اس کے سرہانے بیٹھا ہوا تھا۔ اچانک اسے غش آ گیا جب ہوش میں آیا تو کہنے لگا اے ابوبصیرؒ تیرے صاحب حضرت امام جعفر صادق (ع) نے اپنا وعدہ پورا کیا جو مجھ سے کیا تھا یہ کہا اور اس کی روح قبض ہوگئی۔

اس کے بعد میں حج پر گیا جب مدینہ پہنچا تو چاہتا تھا کہ اپنے امام (ع) کی خدمت میں جاؤں۔ حضرت (ع) کے دروازے پر اجازت طلب کی تو میرا ایک پاؤں صحن میں تھا اور ایک پاؤں ڈیوڑھی میں تھا کہ امام جعفر صادق (ع) نے اپنے حجرے سے مجھے آواز دی کہ اے ابوبصیرؒ تیرے ساتھی کی جس چیز کی ہم نے ضمانت لی تھی وہ پوری کر دی ہے(۱)''۔

(۱) اس عبارت میں بھی تمام دوسری روایات کی طرح عربی دان حضرات کے لئے اصل عربی عبارت نقل کی گئی ہے لیکن ترجمہ فقط اس عبارت کا کیا گیا ہے جو جناب شیخ عباس قمیؒ نے ان روایات کا اپنی کتاب چہل حدیث میں فارسی میں نقل کیا ہے۔

اٹھائیسویں حدیث

حضرت علی علیہ ا لسلا م کا واعظ و نصیحت کرنا

عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ عَلَیْهِ السَّلاَمُ قَالَ كَانَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ عِنْدَ كُمْ یَغْتَدِیْ كُلَّ یَوْمٍ بُكْرَةً مِنَ الْقَصْرِ فَیَطُوْفُ فِیْ اَسْوَاقِ الْكُوْفَةِ سُوْقًا سُوْقًا وَ مَعَهُ الدُّرَّةُ عَلٰی عَاتِقِهٖ وَكَانَ لَهَا طَرْفَانِ وَ كَانَتْ تُسَمَّی السَّبِیْبَةَ فَیَقِفُ عَلٰی اَهْلِ كُلِّ سُوْقٍ فَیُنَادِیْ یَا مَعْشَرَ التُّجَارِ اِتَّقُوْا اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ فَاِذَا سَمِعُوْا صَوْتَهُ عَلَیْهِ السَّلاَمُ اَلْقُوْا مَا بِاَیْدِیْهِمْ وَ اَرْعَوْا اِلَیْهِ بِقُلُوْبِهِمْ وَ سَمِعُوْا بِاٰذَانِهِمْ فَیَقُوْلُ عَلَیْهِ السَّلاَمُ قَدِّمُوْا الْاِسْتِخَارَةَ وَ تَبَرَّكُوْا بِالسَّهُوْلَةِ وَ اقْتَرِبُوْا مِنَ الْمُبْتَاعِیْنَ وَ تَزَیَّنُوْا بِالْحِلْمِ وَ تَنَاهُوْا عَنِ الْیَمِیْنِ وَ جَانِبُوْا الْكِذْبَ وَ تَجَافُوْا عَنِ الظُّلْمِ وَ اَنْصِفُوْا الْمَظْلُوْمِیْنَ وَ لَاتَقْرَبُوْا الرِّبَا وَ اَوْفُوْا الْكَیْلَ وَ الْمِیْزَانَ وَلَاتَبْخَسُوْا النَّاسَ اَشْیَائَهُمْ وَلاَ تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ فَیَطُوْفُ عَلَیْهِ السَّلاَمُ فِیْ جَمِیْعِ اَسْوَاقِ الْكُوْفَةِ ثُمَّ یَرْجِعُ فَیَقْعُدُ لِلنَّاسِ. (فروع کافی. جلد۵. صفحه ۱۵۱)

ترجمہ:۔

شیخ کلینیؒ کی روایت ہے امام باقر محمد باقر (ع) نے فرمایا:

امیر المومنینؑ کوفہ میں ہر روز پہلے دارالامارہ سے نکل کر کوفہ کے بازاروں میں گردش فرماتے اور حضرت علی (ع) کے کاندھوں پر تازیانہ ہوتا تھا۔ جس کے دو سر تھے اور اسے سبیہ کہتے ہیں۔ حضرت علی (ع) ہر بازار کے سرے پر کھڑے ہو کر آواز دیتے:

''اے تاجرو خدا کے عذاب سے بچو''

جب لوگ حضرت علی (ع) کی آواز سنتے تو جو کچھ ہاتھ میں ہوتا تھا اسے رکھ کر امام (ع) کی طرف ہمہ تن گوش ہو جاتے۔

حضرت علی (ع) فرماتے:

''خیر کی طلب کو مقدم کرو اور اچھے معاملے کے ذریعہ برکت تلاش کرو اور خریداروں کے نزدیک (یعنی اپنی چیز کی قیمت اتنی زیادہ نہ بتاؤ جو خریدار کی سوچ سے زیادہ ہو) اپنے آپ کو بردباری وتحمل کے ساتھ مزین کرو قسم کھانے سے بچو اگر چہ حق ہی کیوں نہ ہو، جھوٹ سے بچو اور ظلم و ستم سے دور رہو، مظلوموں کے ساتھ انصاف کرو (یعنی اگر کسی خریدار کے ساتھ غبن ہو گیا ہو اور وہ معاملہ ختم کرنا چاہتا ہو تو اس کی بات مان لو) سود کے قریب نہ جاؤ (یعنی جہاں بھی سود کا احتمال ہو اس سے بچو) پیمانہ اور ترازو پورا رکھو اور لوگوں کے حقوق کم نہ کرو اور زمین میں فساد نہ پھیلاؤ''۔

بازار سے واپس آ کر لوگوں کے فیصلے کرتے تھے۔[1]

....

[1] ترجمہ فقط شیخ قمی فارسی عبارت کا کیا گیا ہے کیونکہ انہوں نے تمام حدیثیں فارسی میں نقل فرمائی ہیں۔

انتیسویں حدیث

امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک آدمی کو اس کے ضمیر کی خبر دی

اِسْمَاعِیْلُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰہِ الْقُرَشِیُّ قَالَ اَتٰی اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ رَجُلٌ فَقَالَ لَہٗ یَا بْنَ رَسُوْلَ اللّٰہِ رَأَیْتُ فِیْ مَنَامِیْ کَاَنّٰی خَارِجٌ مِنْ مَدِیْنَۃِ الْکُوْفَۃِ فِیْ مَوْضِعٌ اَعْرِفُہٗ وَکَانَ شِبْحًا مِنْ خَشَبٍ اَوْ رَجُلاً مَنْحُوْتًا مِنْ خَشَبٍ عَلٰی فَرَسٍ مِنْ خَشَبٍ یَلَوِّحُ بِسَیْفِہٖ وَاَنَا شَاھِدُہٗ فَزِعًا مَرْعُوْبًا فَقَالَ لَہٗ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَنْتَ رَجُلٌ تُرِیْدُ اِغْتِیَالَ رَجُلٍ فِیْ مَعِیْشَتِہٖ فَاتَّقِ اللّٰہَ الَّذِیْ خَلَقَکَ ثُمَّ یُمِیْتُکَ فَقَالَ الرَّجُلُ اَشْھَدُ اَنَّکَ قَدْ اُوْتِیْتَ عِلْمًا وَ اسْتَنْبَطْتَہٗ مِنْ مَعْدَنِہٖ اُخْبِرُکَ یَا بْنَ رَسُوْلَ اللّٰہِ عَمَّا قَدْ فَسَّرْتُ لِیْ اَنَّ رَجُلاً مِنْ جِیْرَانِیْ جَائَنِیْ وَ عَرَضَ عَلَیَّ ضَعَتَہٗ فَھَمَمْتُ اَنَّ اَمْلِکَھَا بِوَکْسٍ کَثِیْرٍ لَمَّا عَرَفْتُ لَیْسَ لَھَا طَالِبٌ غَیْرِیْ فَقَالَ اَبُوْ عَبْدِاللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَ صَاحِبُکَ رَجُلٌ یَتَوَلَّانَا وَ یَبْرَءُ مِنْ عَدُوِّنَا؟ فَقَالَ نَعَمْ یَابْنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ رَجُلٌ جَیِّدُ الْبَصِیْرَۃِ مُسْتَحْکَمُ الدِّیْنِ وَ اَنَا تَائِبٌ اِلَی اللّٰہِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ اِلَیْکَ مِمَّا ھَمَمْتُ بِہٖ وَ نَوَیْتُہٗ فَاَخْبِرْنِیْ یَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ لَوْ کَانَ نَاصِبًا حَلَّ لِیْ اِغْتِیَالُہٗ؟ فَقَالَ اَدِّ الْاَمَانَۃَ لِمَنْ اِئْتَمَنَکَ وَ اَرَادَ مِنْکَ النَّصِحَۃَ وَ لَوْ اِلٰی قَاتِلِ الْحُسَیْنِ عَلَیْہِ السَّلَامُ.(روضة الکافی . جلد ٨ صفحه ٢٩٣)

ترجمہ:۔

شیخ کلینیؒ کی روایت ہے کہ ایک مرد امام جعفر (ع) کی خدمت میں آیا عرض کی یا بن رسول اللہ (ص) میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں کوفہ سے باہر نکل کر ایک جگہ آیا وہاں لکڑی کے بنے ہوئے شخص کو دیکھا جو لکڑی کے گھوڑے پر سوار ہے اور اپنی تلوار کو چمکا رہا ہے میں اسے دیکھتے ہوئے دلی طور پر ڈر بھی رہا ہوں اور مرعوب بھی ہوں۔ حضرت (ع) نے فرمایا: تو نے ایک مرد کو معاشی طور پر ہلاک کرنے کا ارادہ کیا اور تو یہ چاہتا ہے کہ اس کی زندگی کا ساز و سامان اس سے چھین لے اس خدا سے ڈر جس نے تجھے پیدا کیا ہے اور تجھے موت دے گا۔ اس مرد نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کو علم عطا ہوا ہے اور آپ نے علم کو اس کے معدن سے نکالا ہے۔ اے فرزند رسول (ع) میرا ہمسایہ میرے پاس آیا اور اپنی تمام املاک بیچنے کا ارادہ ظاہر کیا، میں نے چاہا کہ کم قیمت پر میں ان املاک کا مالک بن جاؤں کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ میرے علاوہ کوئی خریدار نہیں ہے۔

حضرت (ع) نے فرمایا کیا وہ آدمی ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہمارے دشمنوں سے بیزار ہے؟

میں نے عرض کیا: ہاں اے فرزند رسول اس شخص کی بصیرت اچھی ہے اور دین مستحکم ہے میں اللہ تعالیٰ اور آپ (ع) کے حضور اس ارادہ اور نیت سے توبہ کرتا ہوں۔ پھر اس مرد نے کہا کہ اے فرزند رسول (ع) فرمایئے کہ اگر یہ آدمی ناصبی (آپ (ع) کا دشمن) ہوتا تو اس کے ساتھ دھوکا فریب کرنا جائز تھا؟ حضرت (ع) نے فرمایا کہ ”جو تجھے امین سمجھے اور تجھ سے نصیحت چاہے اس کی امانت ادا کر اگر چہ امام حسین (ع) کا قاتل ہی کیوں نہ ہو“۔

تیسویں حدیث

صلہ رحمی

عَنْ سَالِمَةَ مَوْلَاةِ اُمِّ وَلَدٍ کَانَتْ لِاَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَتْ کُنْتُ عِنْدَ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ عَلَیْهِ السَّلَامُ حِیْنَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ فَاُغْمِیَ عَلَیْهِ فَلَمَّا اَفَاقَ قَالَ اُعْطُوْا الْحَسَنَ بْنَ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ وَهُوَ الْاَفْطَسُ سَبْعِیْنَ دِیْنَارًا وَاُعْطُوْا بِالشَّفْرَةِ قَالَ وَیْحَکَ اَمَّا تَقْرَئِیْنَ الْقُرْآنَ قُلْتُ بَلٰی قَالَ اَمَّا سَمِعْتِ قَوْلَ اللّٰهِ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی اَلَّذِیْنَ یَصِلُوْنَ مَا اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖ اَنْ یُوْصَلَ وَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَ یَخَافُوْنَ سُوْءَ الْحِسَابِ فَقَالَ تُرِیْدِیْنَ اَنْ لَّا اَکُوْنَ مِنَ الَّذِیْنَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْهِمُ الَّذِیْنَ یَصِلُوْنَ.................. نَعَمْ یَا سَالِمَةُ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی خَلَقَ الْجَنَّةَ وَ طَیَّبَهَا وَ طَیَّبَ رِیْحَهَا وَ اِنَّ رِیْحَهَا لَیُوْجَدُ مِنْ مَسِیْرَةِ اَلْفَیْ عَامٍ وَ لَایَجِدُ رِیْحَهَا عَاقٌّ وَ لَاقَاطِعُ رَحِمٍ.

(تفسیر عیاشی. جلد ۲. صفحه ۲۰۹، تهذیب الاحکام [قدیم]. جلد ۲. صفحه ۳۴۶)

ترجمہ:۔

شیخ طوسیؒ امام جعفر صادق (ع) کی کنیز سالمہ سے روایت کرتے ہیں میں امام جعفر صادق (ع) کی وفات کے وقت ان کے پاس تھی کہ ایک دفعہ حضرت (ع) پر غش کی حالت طاری ہوئی جب افاقہ ہوا تو فرمایا کہ حسن ابن علی ابن حسین افطس کو ستر اشرفی دو اور فلاں فلاں کو اتنی مقدار دو۔

میں عرض کی کیا آپ ایسے مرد عطا کرتے ہیں جس نے آپ (ع) پر خنجر سے حملہ کیا؟ اور آپ (ع) کو قتل کرنا چاہتا تھا؟

فرمایا: تو چاہتی ہے کہ میں ان لوگوں سے نہ بنوں جن کی خدا نے صلہ رحمی کے ساتھ مدح کی ہے اور ان کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا کہ ''جو لوگ ان کے ساتھ صلہ رحمی کرتے ہیں جن کے ساتھ خدا نے صلہ رحمی کا حکم دیا ہے اور برے حساب سے ڈرتے ہیں'' پس حضرت (ع) نے فرمایا:

''اے سالمہ خدا نے بہشت کو پیدا کیا اور اسے معطر کیا اور اس کی خوشبو دو ہزار سال کی راہ تک پہنچی ہے لیکن یہ خوشبو عاقِ والدین اور قطع رحمی کرنے والا نہیں سونگھے گا''۔

اکتیسویں حدیث

نماز کو اہمیت نہ دینے کی مذمت

عَنْ اَبِیْ بَصِیْرٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی اُمِّ حَمِیْدَةَ اُعَزِّیْهَا بِاَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَبَکَتْ وَ بَکَیْتُ لِبُکَآئِهَا ثُمَّ قَالَتْ یَا اَبَا مُحَمَّدٍ لَوْ رَاَیْتَ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ عَلَیْهِ السَّلَامُ عِنْدَ الْمَوْتِ لَرَاَیْتَ عَجَبًا فَتَحَ عَیْنَیْهِ ثُمَّ قَالَ اِجْمَعُوْ لِیْ کُلَّ مَنْ بَیْنِیْ وَ بَیْنَهٗ قَرَابَةٌ قَالَتْ فَلَمْ نَتْرُکْ اَحَدًا اِلَّا جَمَعْنَاهُ قَالَتْ فَنَظَرَ اِلَیْهِمْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ شَفَاعَتَنَا لَاتَنَالُ مُسْتَخِفًّا بِالصَّلٰوةِ.(عقاب الاعمال. صفحه ۲۸۲)

ترجمہ:۔

شیخ صدوقؒ نے ابوبصیرؒ سے روایت کی ہے کہ ابوبصیرؒ کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق (ع) کی ام ولد حمیدہؓ کی خدمت میں امام (ع) کی شہادت کی تعزیت کیلئے حاضر ہوا۔ پس وہ خاتون مجھے دیکھ کر رونے لگی۔ مجھے بھی رونا آ گیا اس کے بعد کہنے لگیں۔ اے محمد (ابوبصیرؒ) اگر تو امام جعفر صادق (ع) کو وفات کے وقت دیکھتا تو تُو عجیب چیز دیکھتا۔ امام (ع) نے اپنی آنکھوں کو کھولا اور فرمایا کہ ان تمام افراد کو جمع کرو جن کے ساتھ میری قرابت اور رشتہ ہے۔ پس ہم نے حضرت (ع) کے تمام رشتہ داروں کو حضرت (ع) کے پاس جمع کر دیا۔ حضرت (ع) نے ان کی طرف دیکھا اور فرمایا:

''ہماری شفاعت ایسے شخص کو نصیب نہ ہو گی جو نماز کو سبک شمار کرے (یعنی نماز کو کوئی اہمیت نہ دے اور اس کی پرواہ نہ کرے)''۔

بتیسویں حدیث

دینی بھائی کی حاجت برآری

عَنْ اَبِیْ حَمْزَۃَ عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ عَلَیْہِ السَّلاَمُ قَالَ قُلْتُ لَہٗ جَعَلْتُ فِدَاکَ مَا تَقُوْلُ فِیْ مُسْلِمٍ اَتٰی مُسْلِمًا زَائِرًا اَوْطَالِبِ حَاجَۃٍ وَ ھُوَ فِیْ مَنْزِلِہٖ فَاسْتَاذَنَ عَلَیْہِ فَلَمْ یَاْذَنْ لَہٗ وَ لَمْ یَخْرُجْ اِلَیْہِ؟

قَالَ: یَا اَبَا حَمْزَۃَ!اَیُّمَا مُسْلِمًا زَائِرًا اَوْ طَالِبُ حَاجَۃٍ وَ ھُوَ فِیْ مَنْزِلِہٖ فَاسْتَاْذَنَ لَہٗ وَ لَمْ یَخْرُجْ اِلَیْہِ لَمْ یَزَلْ فِیْ لَعْنَۃِ اللّٰہِ حَتّٰی یَلْتَقِیَا.

فَقُلْتُ جَعَلْتُ فِدَاکَ فِیْ لَعْنَۃِ اللّٰہِ حَتّٰی یَلْتَقِیَا؟

قَالَ: نَعَمْ یَا اَبَا حَمْزَۃَ.(اصول کافی .جلد۴. صفحہ ۸۱)

ترجمہ:۔

شیخ کلینیؒ نے ابوحمزہؒ سے روایت نقل کی ہے میں نے امام باقر (ع) کی خدمت میں عرض کی کہ آپ (ع) پرقربان جاؤں ایسے مسلمان کے حق میں آپ (ع) کیا فرماتے ہیں جومسلمان کی طرف جائے اوراس سے ملاقات کرنے یا کسی اورغرض کے لئے اجازت طلب کرے لیکن وہ مسلمان گھر میں ہونے کے باوجود ملاقات کیلئے باہر نہ آئے۔

توحضرت (ع) نے فرمایا:اے ابوحمزہؒ جب تک ان کی ملاقات نہ ہوگی اس وقت تک اس مسلمان پرخدا کی لعنت ہوتی رہے گی۔

ابوحمزہؒ کہتا ہے کہ میں نے تعجب سے عرض کی آپ (ع) پرقربان جاؤں ملاقات کرنے تک یہ مسلمان خدا کی لعنت میں رہے گا؟

فرمایاہاں۔

تینتیسویں حدیث

خاموشی کی مدح

قَالَ (عَلِیٌّ) عَلَیْهِ السَّلَامُ:

"اَلْکَلاَ مُ فِیْ وِثَاقِکَ مَا لَمْ تَتَکَلَّمْ بِهٖ فَاِذَا تَکَلَّمْتَ بِهٖ صِرْتَ فِیْ وَثَاقِهٖ فَاخْزَنْ لِسَانَکَ کَمَا تَخْزَنُ ذَهَبَکَ وَ وَرِقَکَ فَرُبَّ کَلِمَةٌ سَلَبَتْ نِعْمَةً (وَجَلَبَتْ نِقْمَةً)".

(نهج البلاحه کلمه ۳۸۱مفتی جعفر حسین صفحه ۳۹۰

ابن اَبیٰ حدید. جلد ۱۹ اصل ۳۸۷ صفحه ۳۲۲)

ترجمہ:۔

سید رضی رضوان اللہ علیہ نے حضرت امیر المومنین (ع) سے نقل کیا ہے فرمایا:

''جب تک تم نے بات نہیں کہ وہ تمہارے کنٹرول میں ہے لیکن جب بات کہہ ڈالی تو تم اس کے اختیار میں چلے گئے ۔لہذا اپنی زبان کی اسی طرح حفاظت کرو جس طرح اپنے سونے چاندی کی حفاظت کرتے ہو کیونکہ بعض باتیں ایسی ہوتی ہیں جو کسی بڑی نعمت کو چھین لیتی ہیں اور کسی عذاب کا موجب بنتی ہیں۔''

فقیر (شیخ عباس قمیؒ) کہتا ہے کہ خاموشی کی مدح میں روایات بہت ہیں یہاں نقل کرنے کی گنجائش نہیں ہے۔

چونتیسویں حدیث

ان لوگوں کے بارے میں جو انسانیت سے دور ہیں

اِنَّہٗ قِیْلَ لِاَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَتَرٰی ھٰذَا الْخَلْقَ کُلَّہٗ مِنَ النَّاسِ؟

فَقَالَ:

اَلْقِ مِنْھُمُ التَّارِکَ لِلسِّوَاکَ

وَ الْمُتَرَبِّعَ فِیْ مَوْضِعِ الضِّیْقِ

وَ الدَّاخِلَ فِیْمَا لَا یَعْنِیْہِ

وَالْمُمَارِیْ فِیْمَا لَاعِلْمَ لَہٗ بِہٖ

وَ الْمُتَمَرِّضَ مِنْ غَیْرِ عِلَّۃٍ

وَالْمُتَشَعِّثَ مِنْ غَیْرِ مُصِیْبَۃٍ

وَالْمُخَالِفَ عَلٰی اَصْحَابِہٖ فِی الْحَقِّ وَ قَدْ اِتَّفَقُوْا عَلَیْہِ

وَالْمُفْتَخِرَ بِاٰبَائِہٖ وَ ھُوَ خَلَوٌّ مِنْ صَالِحِ اَعْمَالِھِمْ فَھُوَ بِمَنْزِلَۃِ الْخَلَنْجِ یُقْشَرُ لَحًا عَنْ لَحًا حَتّٰی یُوْصَلَ اِلٰی جَوْھَرِیَّتِہٖ وَ ھُوَ کَمَا قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَ جَلَّ اِنَّ ھُمْ اِلَّا کَالْاَنْعَامِ بَلْ ھُمْ اَضَلُّ سَبِیْلًا.

(بحار الانوار. جلد ۷۰ صفحہ ۱۱)

ترجمہ:

شیخ صدوقؒ نے روایت کہ ہے کہ حضرت امام جعفر صادق (ع) سے پوچھا گیا یہ مخلوق جو آپ (ع) دیکھ رہے ہیں کیا یہ تمام لوگ انسانیت اور آدمیت میں شمار ہوتے ہیں تو جواب میں فرمایا ''ان افراد کو آدمیت کی صف سے خارج کردو'' آپ (ع) نے فرمایا:

''اس کو انسانوں اور آدمیوں کی صف سے نہ سمجھو جو مسواک نہ کرے،

جو تنگ جگہ پر چوپڑی مار کر بیٹھے،

جوایسی بات یا کام میں (خواہ مخواہ) دخل اندازی کرے جو اس کے مطلب کی نہ ہو،

جوایسی بات پر جھگڑے جس کا اسے علم تک نہ ہو،

جوبغیر کسی وجہ کے بیمار بن جائے،

جوغیر مصیبت کے اپنے بالوں کوغبار آلود کرے اور بکھیرے،

حق میں اپنے ساتھیوں کی مخالفت کرے جبکہ آپس میں متفق ہوں،

اور جو اپنے آباء واجداد پر فخر کرے حالانکہ ان کے اچھے کاموں سے خالی ہو وہ آرمی خَلَنج (جس کو فارسی میں خدنگ کہتے ہیں اس کے چھلکے) کی طرح ہے اس درخت کی لکڑی تیر بنانے کیلئے مضبوط ہوتی ہے۔ اس کے چھلکے کو اتار دیتے ہیں تا کہ اس کے اصلی جوہر تک پہنچ جائیں پس جس طرح خدنگ کا درخت کا چھلکا اتار کر پھینک دیتے ہیں باوجود اس کے کہ وہ اس لکڑی کے مغز اور جوہر کے بہت ہی قریب ہوتا ہے اسی طرح جو اپنے آباء واجداد کے فضائل سے خالی ہے اسے بھی دور پھینکتے ہیں۔ اور اس کی پرواہ نہیں کرتے ''یہ اسی طرح ہے جس طرح خداوند عالم نے فرمایا ہے کہ وہ لوگ چوپاؤں کی طرح ہیں بلکہ ان سے زیادہ گمراہ اور راہ سے دور ہیں''۔

شیخ عباس قمیؒ فرماتے ہیں کہ بہترین بات کہی ہے جس نے کہا ہے۔

''اَلْعَاقِلُ يَفْتَخِرُ بِالْهِمَمِ الْعَالِيَةِ لاَ بِـالرَّمَمِ الْبَالِيَةِ كُنْ اِبْنَ مَنْ شِئْتَ وَاكْتَسِبْ اَدَبًا يُغْنِيْكَ مَحْمُوْدُهٗ عَنِ النَّسَبِ اِنَّ الْفَتٰى مَنْ يَقُوْلُ هَا اَنَاذَا لَيْسَ الْفَتٰى مَنْ يَّقُوْلُ كَانَ اَبِیْ.''

''عقل مند انسان بلند ہمت پر فخر کرتا ہے نہ کہ (آباء واجداد کی) بوسیدہ ہڈیوں پر جس کا بھی چاہے بیٹا بن جا۔ لیکن ادب سیکھ اچھا ادب تجھے نسب سے بے نیاز کردے گا۔ جوان مرد وہ ہے جو یہ کہے کہ میں یہ ہوں (اتنے کمالات وفضائل کا مالک ہوں) نہ کہ کہے کہ میرا باپ ایسا تھا۔''

پینتیسویں حدیث

امیر المومنین علیہ السلام کی فرمائش

عَنْ عَبْدِالْعَظِیْمِ الْحَسَنِیْ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ ابْنِ عَلِیِّ الرِّضَا عَلَیْھِمَا السَّلاَمُ یَا بْنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ حَدَّثْنِیْ بِحَدِیْثٍ عَنْ اٰبَائِکَ فَقَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ جَدِّیْ عَنْ اٰبَآئِہٖ عَلَیْھِمُ السَّلاَمُ قَالَ:

"قَالَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَیْہِ السَّلَامُ: لَا یَزَالُ النَّاسُ بِخَیْرٍ مَا تَفَاوَتُوْا فَاِذَا اسْتَوَوْا ھَلَکُوْا"

قَالَ قُلْتُ لَہٗ زِدْنِیْ یَا بْنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ. قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ جَدِّیْ اَبَآئِہٖ عَلَیْھِمُ السَّلاَمُ قَالَ:

" قَالَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَیْہِ السَّلاَمُ اِنَّکُمْ لَنْ تَسَعُوْا النَّاسَ بِاَمْوَالِکُمْ فَسَعُوْھُمْ بِطَلاَقَۃِ الْوَجْہِ وَ حُسْنِ اللِّقَاءِ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّکُمْ لَنْ تَسَعُوْا النَّاسَ بِاَمْوَالِکُمْ فَسَعُوْھُمْ بِاَخْلاَقِکُمْ"

قَالَ قُلْتُ لَہٗ زِدْنِیْ یَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ فقَالَ:

"قَالَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَیْہِ السَّلاَمُ مَنْ عَتَبَ عَلَی الزَّمَانِ طَالَتْ مَعْتَبَتُہٗ"

(سفیة البحار جلد ۲ صفحه ۱۲۰)

ترجمہ:۔

شیخ صدوقؒ نے جناب عبدالعظیم بن عبداللہ حسنی سے نقل کیا ہے۔ میں نے امام محمد تقی (ع) کی خدمت میں عرض کی کہ اے فرزندِ رسول (ع) مجھے ایسی حدیث سنائیں جو آپ (ع) کے آباء واجداد سے نقل کی ہوئی ہو۔حضرت (ع) نے فرمایا کہ میرے باپ نے اپنے آباء (علیہم السلام) سے نقل کیا ہے:

"امیر المومنین (ع) نے فرمایا: لوگ اس وقت تک ہمیشہ خیر وخوبی اور بھلائی میں رہیں گے جب تک ایک دوسرے سے فرق رکھتے ہوں گی۔ جب تمام ایک جیسے ہوگئے تو ہلاک ہو جائیں گے۔"

میں (جناب العظیمؒ) نے عرض کی فرزند رسول (ع) کچھ اور فرمائیں پھر حضرت امام محمد تقی (ع) نے آباء واجداد کے ذریعے امیر المومنین (ع) سے نقل کیا:

"اگر تمہیں ایک دوسرے کے عیب معلوم ہو جائیں تو ایک دوسرے کو دفن بھی نہ کرو گے"

میں (جناب العظیمؒ) نے عرض کی فرزند رسول (ع) اور فرمایئے پھر حضرت نے اپنے آباء اور امیر المومنین (ع) سے نقل فرمایا:

''تمہارے مالوں میں اتنی گنجائش نہیں ہے کہ ایک دوسرے کو دو (یعنی مال کے ذریعہ ایک دوسرے کو خوشحال نہیں کر سکتے) لہٰذا ایک دوسرے کو کشادہ روئی اور خوش اخلاقی کے ذریعہ خوشحال کرو کیونکہ میں نے رسول خدا (ص) سے سنا ہے کہ حضرت (ص) نے فرمایا تم لوگوں کو مال کے ذریعہ وسعت نہیں دے سکتے۔ پس اخلاق کے ذریعہ وسعت دو''۔

جناب عبدالعظیمؒ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی فرزند رسول (ع) کچھ اور فرمایئے تو حضرت (ع) نے فرمایا کہ امیر المومنین (ع) نے فرمایا ہے:

''جو زمانے پر غصہ و عتاب کرے تو اس کا یہ عتاب طولانی ہوگا''۔

یعنی زمانے کی نامناسب باتیں ایک دو تو نہیں ہیں کہ جن کے ختم ہونے سے آدمی کا غصہ ختم ہو جائے بلکہ بہت زیادہ اور حدوشمار سے باہر ہیں پس نتیجہ یہ ہوگا کہ انسان کا غصہ طولانی ہوگا۔

شیخ عباس قمیؒ فرماتے ہیں حضرت (ع) کا فرمان نہج البلاغہ میں اسی معنی میں ہے کہ فرمایا:

''کانٹوں سے چشم پوشی کرو ورنہ کبھی خوش نہ رہو گے''

یعنی دنیا کی ناپسند باتوں، رنج، بلاؤں اور بے وفا دوستوں کی نامناسب باتوں سے چشم پوشی کر اور انہیں برداشت کر، ورنہ کبھی بھی خوش نہ ہوگا اور ہمیشہ غصہ میں رہے گا اور تلخ زندگی گزارے گا کیونکہ دنیا کی طبیعت ہی ناپسند چیزوں کے ساتھ ملی ہوئی ہے۔

روایت میں ہے کہ امام زین العابدین (ع) نے اپنے بیٹے کو فرمایا:

''اگر کسی نے تیرے دائیں طرف کھڑے ہو کر تجھے گالی دی اور پھر بائیں طرف آ کر معذرت خواہی کر لی تو اسے معاف کر دے اور اس کا عذر قبول کر لو''

جناب عبدالعظیمؒ نے کہا کہ میں نے امام محمد تقی (ع) سے عرض کی کچھ اور بیان کیجئے۔

قَالَ "قَالَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ مُجَالِسَۃُ الْاَشْرَارِ تُوْرِثُ سُوْءَ الظَّنِّ بِالْاَخْیَارِ"

''آپ (ع) نے فرمایا: حضرت امیر المومنین (ع) کا ارشاد ہے: برے لوگوں کی ہم نشینی اچھے لوگوں پر بدگمانی کا باعث بنتی ہے''

جناب عبدالعظیمؒ کہتے ہیں کہ میں نے امام محمد تقی (ع) سے عرض کی مزید فرمائیں حضرت (ع) نے فرمایا کہ امیر المومنین (ع) کا ارشاد ہے

" بِئْسَ الزَّادِ اِلَی الْمَعَادِ الْعُدْوَانُ عَلَی الْعِبَادِ "

''برا زاد (کمائی) یہ ہے کہ اللہ کے بندوں پر ظلم کیا جائے''

مرحوم شیخ عباس قمیؒ فرماتے ہیں یہ بھی حضرت امیر المومنین (ع) کے کلمات میں سے ہے۔

"اَلْبَغْیُ آخِرُ مُدَّۃِ الْمُلُوْکِ"

''بغاوت بادشاہوں کی آخری مدت ہوتی ہے''

(جناب عبدالعظیمؒ کہتے ہیں) میں نے امام محمد تقی (ع) سے عرض کی مزید فرمائیں حضرت (ع) نے فرمایا حضرت امیر المومنین (ع) کا ارشاد ہے۔

"قِيمَةُ كُلِّ امْرِیءٍ مَّايُحْسِنُهُ"

"یعنی ہر آدمی کی قیمت اور ہر شخص کا مرتبہ وہی علم وہنر اور عرفان ہے جسکو وہ اچھی طرح جانتا ہے"۔

مولا کے اس جملے کا مقصد یہ ہے کہ کمالات نفسانیہ کو حاصلہ کیا جائے نیز صناعات اور ان کی مثل حاصل کرنے کی رغبت وخواہش ہونا چاہیے خلیل ابن احمد نے کہا ہے کہ بہترین کلمہ جو آدمی کو طالب علم ومغفرت کی رغبت دلاتا ہے مولا کا یہ جملہ ہے جس میں فرمایا ہے کہ ہر مرد کی قدر و قیمت وہی چیز ہے جسے وہ اچھا سمجھتا ہے۔

میں (جناب عبدالعظیمؒ) نے عرض کی حضور کچھ مزید فرمایئے۔تو فرمایا کہ حضرت امیر المومنین (ع) کا ارشاد ہے

"اَلْمَرْءُ مَخْبُوْءٌ تَحْتَ لِسَانِهِ"

"مرد اپنی زبان کے نیچے چھپا ہوا ہے"

یعنی جب تک وہ بولے گا نہیں اس کی قدر و قیمت معلوم نہ ہو سکے گا۔اسی لئے فرمایا ہے

"تُكَلَّمُوْا تُعْرَفُوْا"

"بولو تاکہ پہچانے جاؤ"۔

میں (جناب عبدالعظیمؒ) نے عرض کی اے فرزند رسول (ص) مزید فرمایئے حضرت نے فرمایا:

"مَا هَلَكَ امْرَءٌ عَرَفَ قَدْرَهُ"

"وہ آدمی ہلاک نہ ہوا جس نے اپنی قدر کو پہچانا"

میں (جناب عبدالعظیمؒ) نے عرض کہ اے فرزند رسول اللہ (ص) مزید فرمایئے حضرت نے فرمایا کہ امیر المومنین (ع) نے فرمایا:

"اَلتَّدْبِيْرُ قَبْلَ الْعَمَلِ يُؤْمِنُكَ مِنَ النَّدَمِ"

"کام کرنے اور اقدام کرنے سے پہلے تدبیر (منصوبہ بندی) کرنا تجھے پشیمانی اور ندامت سے محفوظ رکھے گا"۔

شیخ عباس قمیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق (ع) یہی مطلب اپنی وصیت میں عبداللہ ابن جندب کو بیان فرمایا:

"کسی بھی کام سے پہلے اس میں داخل ہونے اور خارج ہونے کی راہ کو پہچان ورنہ پشیمانی کا سامنا کرنا پڑے گا"

(عبدالعظیمؒ کہتے ہیں کہ) میں نے کہا کچھ اور فرمایئے یا بن رسول اللہ (ص)۔

حضرت نے فرمایا کہ امیر المومنین (ع) نے فرمایا ہے:

"خَاطَرَ بِنَفْسِهِ مَنِ اسْتَغْنٰى بِرَاْيِهِ"

"اس آدمی نے اپنے آپ کو خطرے میں ڈالا جو اہم ترین کاموں میں اپنی رائے اور عقل ودانش پر بھروسہ کرتے ہوئے دوسروں سے مشورہ نہیں کرتا"۔

(عبدالعظیمؒ کہتے ہیں کہ) میں نے عرض کی فرزند رسول اللہ (ص) مزید فرمایئے۔حضرت نے فرمایا کہ امیر المومنین (ع) نے فرمایا ہے۔

"قِلَّةُ الْعِيَالِ اَحَدُ الْيَسَارَيْنِ"

"اہل وعیال کی کمی تو انگریوں میں سے ایک تونگری ہے مال میں"۔

کیونکہ جس کے عیال کم ہوں اس کی زندگی آسانی سے گزرتی ہے اور اس کی معیشت زیادہ وسیع ہوتی ہے جس طرح مال میں بھی یہ حالت ہوتی ہے۔

میں (جناب عبدالعظیمؑ) نے عرض کہ فرزند رسول (ع) مزید فرمایئے فرمایا امیر المومنین (ع) کا ارشاد ہے

"مَنْ دَخَلَهُ الْعُجبُ هَلَكَ"

"جس میں بھی خود پسندی داخل ہوئی وہ ہلاک ہوا"۔

میں (جناب عبدالعظیمؑ) نے عرض کہ فرزند رسول (ع) مزید فرمایئے فرمایا امیر المومنین (ع) کا ارشاد ہے۔

"مَنْ اَيْقَنَ بِالْخَلْفِ جَادَ بِالْعَطِيَّةِ"

"جو اس بات کا یقین رکھتا ہو کہ جو کچھ دے رہا ہے اس کا عوض و بدلہ اس کی جگہ آئے گا تو وہ عطا کرنے میں جواں مردی سے کام لے گا۔ کیونکہ جانتا ہے کہ اس عطا کا بدلہ اسے ضرور ملے گا"

مصنف (شیخ عباس قمیؒ) فرماتے ہیں بعض شعراء نے حضرت امیر المومنین (ع) کی مدح میں اسی مطلب کی طرف اشارہ کیا ہے۔

"جَادَ بِالْقُرْصِ مَلَاءَ جَنْبَيْهِ

وَعَافَ الطَّعَامِ وَ هُوَ سَغُوْبٌ

فَاَعَادَ الْقُرْصُ الْمُنِيْرُ عَلَيْهِ

اَلْقَرْضَ وَالْمُقْرِضَ الْكِرَامَ كَسُوْبٌ"

حضرت امیر المومنین (ع) نے جو کہ روٹی بخشی اس حال میں کہ حضرت کے پہلو بھوک سے پر تھے اور حضرت کھانا پسند نہ فرما رہے تھے سائل کی وجہ سے، پس چونکہ روٹی ٹکیہ سائل کو دی اس کے بدلے میں سورج کی ٹکیہ آسمان پر حضرت (ع) کیلئے پلٹ آئی پس قرض دینے والا کریم شخص کمانے والا اور نفع اٹھانے والا ہے۔

نقل ہوا ہے کہ جناب امیر المومنین (ع) نے کھجوروں کے درختوں کو پانی دیا اس کے عوض ایک مد (تقریباً ۱۴ چھٹانک) جو ملے ان کو پیسا گیا اور روٹی پکائی گئی جب اس روٹی سے افطار کرنا چاہا تو سائل نے آواز دی حضرت نے وہ روٹی اس کو دے دی اور خود رات کو بھوکے سوئے۔

جناب عبدالعظیمؑ نے کہا میں نے عرض کی فرزند رسول (ع) مزید فرمایئے حضرت امام محمد تقی (ع) نے فرمایا حضرت امیر المومنین (ع) نے فرمایا ہے۔

"مَنْ رَضِيَ بِالْعَافِيَةِ مِمَّنْ دُوْنَهُ رَزَقَ السَّلَامَةَ مِمَّنْ فَوْقَهُ"

"جو اپنے سے کم (اپنے ماتحت) آدمی کی عافیت اور سلامتی پر راضی اور کواش ہوا تو اس کو اپنے سے اوپر والے آدمی (افسر) کی طرف سے سلامتی نصیب ہوگی"۔

عبدالعظیمؑ نے فرمایا کہ میں نے اس وقت امام محمد تقی (ع) کی خدمت میں عرض کیا کہ جو کچھ آپ نے فرمایا ہے یہ کافی ہے۔

(امالی شیخ صدوقؒ. ص ۳۶۲)

چھتیسویں حدیث

عقائد حضرت عبدالعظیمؒ

رَوَیَ فِیْ کِتَابِ التَّوْحِیْدِ بِاَسْنَادِہٖ عَنْ عَبْدِالْعَظِیْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ الْحَسَنِیْ رَحْمَۃُ اللّٰہِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی سَیِّدِیْ عَلِیِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ مُوْسَی بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ عَلَیْہِمُ السَّلَامُ فَلَمَّا بَصَرَ بِیْ قَالَ لِیْ مَرْحَبًا بِکَ یَا اَبَا الْقَاسِمِ اَنْتَ وَلِیُّنَا حَقًّا قَالَ فَقُلْتُ لَہٗ یَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اَعْرَضَ عَلَیْکَ دِیْنِیْ فَاِنْ کَانَ مَرْضِیًّا مَشَیْتُ عَلَیْہِ حَتّٰی اَلْقَی اللّٰہَ عَزَّ وَ جَلَّ فَقَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ ھَاتِ یَا اَبَا الْقَاسِمِ فَقُلْتُ اِنِّیْ اَقُوْلُ:

اِنَّ اللّٰہَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی وَاحِدٌ لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ خَارِجٌ مِنَ الْحَدَّیْنِ حَدِّ الْاِبْطَالِ وَ حَدِّ التَّشْبِیْہِ وَ اِنَّہٗ لَیْسَ بِجِسْمٍ وَ لَا بِصُوْرَۃٍ وَ لَا عَرَضٍ وَ لَا جَوْھَرٍ بَلْ ھُوَ مُجَسِّمُ الْاَجْسَامِ وَ مُصَوِّرُ الصُّوَرِ وَ خَالِقُ الْاَعْرَاضِ وَ الْجَوَاھِرِ وَ رَبُّ کُلِّ شَیْءٍ وَ مَالِکُہٗ وَ جَاعِلُہٗ وَ اِنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ وَ خَاتِمُ النَّبِیِّیْنَ فَلَانَبِیَّ بَعْدَہٗ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ

وَاَقُوْلُ: اِنَّ الْاِمَامَ وَ الْخَلِیْفَۃَ وَ اِلَی الْاَمْرِ مِنْ بَعْدِہٖ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ ثُمَّ الْحَسَنَ وَ الْحُسَیْنَ عَلَیْہِمَا السَّلَامُ ثُمَّ عَلِیَّ بْنِ الْحُسَیْنِ عَلَیْہِمَا السَّلَامُ ثُمَّ مُحَمَّدَ بْنِ عَلِیِّ عَلَیْہِمَا السَّلَامُ ثُمَّ جَعْفَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَیْہِمَا السَّلَامُ ثُمَّ مُوْسَی بْنِ جَعْفَرٍ عَلَیْہِمَا السَّلَامُ ثُمَّ عَلِیَّ بْنَ مُوْسَی عَلَیْہِمَا السَّلَامُ ثُمَّ مُحَمَّدَ بْنِ عَلِیِّ عَلَیْہِمَا السَّلَامُ ثُمَّ اَنْتَ یَامَوْلَایَ

فَقَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ: وَ مِنْ بَعْدِی الْحَسَنُ ابْنِیْ فَکَیْفَ لِلنَّاسِ بِالْخُلْفِ مِنْ بَعْدِہٖ؟

قَالَ فَقُلْتُ وَ کَیْفَ ذٰلِکَ یَا مَوْلَایَ؟

قَالَ:"لِاَنَّہٗ لَایُرٰی شَخْصُہٗ وَلَا یَحِلُّ ذِکْرُہٗ بِاسْمِہٖ حَتّٰی یَخْرُجُ فِیَمْلَاءُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَّعَدْلًا کَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا وَّظُلْمًا".

قَالَ فَقُلْتُ اَقْرَرْتُ وَاَقُوْلُ اِنَّ وَلِیَّھُمْ وَلِیَّ اللّٰہِ وَعَدُوَّھُمْ عَدُوَّ اللّٰہِ وَ طَاعَتَھُمْ طَاعَۃُ اللّٰہِ وَ مَعْصِیَّتَھُمْ مَعْصِیَّۃُ اللّٰہِ.

وَ اَقُوْلُ: اِنَّ الْمِعْرَاجَ حَقٌّ وَ اِنَّ الْجَنَّۃَ حَقٌّ وَ النَّارَ حَقٌّ وَ الصِّرَاطَ حَقٌّ وَ الْمِیْزَانَ حَقٌّ وَ اِنَّ السَّاعَۃَ آتِیَۃٌ لَارَیْبَ فِیْھَا وَ اِنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ مَنْ فِیْ قُبُوْرٍ .

وَّ اَقُوْلُ: اِنَّ الْفَرَائِضَ الْوَاجِبَۃَ بَعْدَ الْوَلَایَۃِ اَلصَّلٰوۃُ وَ الزَّکٰوۃُ وَ الصَّوْمُ وَ الْحَجُّ وَ الْجِھَادُ وَ الْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَ النَّھِیُ عَنِ الْمُنْکَرِ.

فَقَالَ: عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَلَیْہِمَا السَّلَامُ یَا اَبَا قَاسِمٍ ھٰذَا وَ اللّٰہِ دِیْنُ الَّذِیْ ارْتَضَاہُ الْعِبَادِ فَاثْبُتْ عَلَیْہِ ثَبَّتَکَ اللّٰہُ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیَاۃِ الدُّنْیَا وَا لْاٰخِرَۃَ.

(اکمال الدین و اتمام النعمة کتاب التوحید. جلد۲ ۳۷۹)

ترجمہ:

شیخ صدوقؒ وغیرہ نے حضرت عبدالعظیمؒ سے روایت کی ہے میں نے اپنے آقا حضرت امام علی نقی (ع) کی خدمت میں حاضر ہوا حضرت نے جب مجھے دیکھا تو فرمایا: مرحبا اے ابو قاسم تو ہمارا حقیقی ولی ہے۔

میں نے عرض کی اے فرزند رسول خدا (ص) میں چاہتا ہوں کہ اپنا دین آپ کے سامنے پیش کروں اگر آپ کو پسند ہوا تو قیامت تک اس پر ثابت قدم رہوں گا۔

حضرت امام نقی (ع) نے فرمایا: اپنا دین بیان کر۔

میں نے کہا: میں کہتا ہوں کہ خدا یکتا و یگانہ ہے اس کی مثل کوئی چیز نہیں خدا ابطال اور حد تشبیہ سے خارج ہے (یعنی نہ اس طرح ہے کہ کچھ بھی ہو اور نہ اس طرح ہے کہ کسی چیز کا مشابہ ہو) جسم و صورت اور جوہر و عرض نہیں ہے بلکہ ان کو پیدا کرنے والا ہر چیز کا پالنے والا اور مالک ہے اور ہر چیز کو اس نے عدم سے وجود عطا کیا ہے۔

اور میں کہتا ہوں کی محمد (ص) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور خاتم الانبیاء ہیں اور قیامت تک کوئی پیغمبر نہیں آئے گا اور حضرت (ص) کی شریعت تمام شریعتوں کی آخری شریعت ہے اور اس کے بعد قیامت تک کوئی شریعت نہیں ہے

اور میں اقرار کرتا ہوں کہ پیغمبر (ص) کے بعد امام، خلیفہ اور ولی امیر المومنین علی (ع) ابن ابی طالب ہیں ان کے بعد امام حسن (ع) ان کے بعد امام حسین (ع) ان کے بعد ابن الحسین زین العابدین (ع) ان کے بعد محمد ابن علی الباقر + ان کے بعد جعفر ابن محمد صادق + پھر موسیٰ ابن جعفر کاظم + ان کے بعد علی ابن موسیٰ رضا (ع) پھر محمد ابن علی + ہیں اور ان بزرگو کے بعد اے میرے مولا آپ ہیں۔

پس امام نے فرمایا کہ میرے بعد میرا بیٹا امام حسن عسکری (ع) ہے پھر فرمایا (معلوم ہے) اس امام کے بعد اس کے خلیفہ کے زمانے کے لوگ کس طرح ہوں گے؟

میں نے عرض کی مولا کس طرح ہوں گے؟

حضرت نے فرمایا: "زمین ظلم و جور سے پر ہو چکی ہوگی کیونکہ لوگ اپنے امام کو دیکھ نہ سکیں گے۔ اور نہ ان کیلئے امام کا نام لینا جائز ہوگا (کہ کہیں ذات امام (ع) کو کوئی نقصان نہ پہنچ جائے) یہ سلسلہ جاری رہے گا یہاں تک کہ امام کا ظہور ہوگا اور وہ زمین کو عدل و انصاف سے پر کر دیں گے"۔

میں عرض کیا کہ میں امام حسن عسکری (ع) اور ان کے خلف (فرزند و جانشین) کا اقرار کرتا ہوں اور قائل ہوتا ہوں ان بزرگواروں کا دوست خدا کا دوست ہے اور ان کا دشمن خدا کا دشمن ہے اور ان کی اطاعت خدا کی اطاعت ہے اور ان کی نافرمانی خدا کی نافرمانی ہے۔

اور یہ (اقرار کرتا ہوں) کہ معراج حق ہے قبر میں سوال ہونا حق ہے اور یہ کہ جنت حق ہے اور جہنم حق ہے اور صراط حق ہے اور میزان حق ہے اور قیامت کے آنے میں شک نہیں ہے اور خداوند عالم قبر والوں کو زندہ کر کے اٹھائے گا۔

اور میں قائل ہوں کہ ولایت (یعنی خدا، رسول اور آئمہ (علیہم السلام) کی دوستی) کے بعد نماز، زکوۃ، روزہ، حج، جہاد، خمس، امر بالمعروف، اور نہی عن المنکر سب کے سب فرض ہیں۔

پس امام علی نقی (ع) نے فرمایا: خدا کی قسم یہ خدا کا دین ہے جس کو خدا نے اپنے بندوں کیلئے پسند فرمایا ہے اور تو اسی عقیدے پر ثابت قدم رہ خداوند عالم نے اپنے بندوں کے لئے پسند فرمایا ہے اور اسی عقیدے پر ثابت قدم رہ خداوند عالم تمہیں دنیاوی اور آخروی زندگی میں قول ثابت (وحق) پر ثابت قدم رکھے۔

سینتیسویں حدیث

قناعت کی فضیلت

عَنْ اَبِیْ هَاشِمٍ الْجَعْفَرِیْ قَالَ اَصَابَتْنِیْ ضَیْقَةٌ شَدِیْدَةٌ فَسِرْتُ اِلٰی اَبِی الْحَسَنِ عَلِیِّ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَیْهِمَا السَّلَامُ فَاسْتَاْذَنْتُ عَلَیْهِ فَاَذِنَ لِیْ فَلَمَّا جَلَسْتُ قَالَ یَا اَبَا هَاشِمٍ اَیُّ نِعَمِ اللّٰهِ عَلَیْکَ تُرِیْدُ اَنْ تُؤَدِّیَ شُکْرَهَا قَالَ اَبُوْ هَاشِمٍ فَوَجَمْتُ فَلَمْ اَدْرِ مَا اَقُوْلُ فَابْتَدَئَنِیْ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَقَالَ رَزَقَکَ الْاِیْمَانَ فَحَرَّمَ بَدَنَکَ عَلَی النَّارِ وَ رَزَقَکَ الْعَافِیَةَ فَاَعَانَتَکَ عَلَی الطَّاعَةِ وَ رَزَقَکَ الْقُنُوْعَ فَصَنَکَ عَنِ التَّبَذُّلِ یَا اَبَا هَاشِمٍ اِنَّمَا اِبْتَدَءْتُکَ بِهٰذَا لِاَنِّیْ ظَنَنْتُ اَنَّکَ تُرِیْدُ اَنْ تَشْکُوَ اِلٰی مَنْ فَعَلَ بِکَ هٰذَا وَ قَدْ اَمَرْتُ لَکَ بِمِائَةِ دِیْنَارٍ فَخُذْهَا.

(الدمعة اساکبة . جلد۸ صفحه ۱۳۷،

امالی شیخ صدوق. صفحه ۳۳۶ حدیث ۱۱)

ترجمہ:۔

شیخ صدوقؒ نے ابو ہاشم جعفری سے روایت نقل کی ہے جس وقت مجھ پر فقر و فاقہ (غربت و تنگدستی) نے سختی کی تو امام علی نقی (ع) کی خدمت میں حاضر ہوا حضرت نے فرمایا: اے ابو ہاشم تو خدا کی عطا کی ہوئی کون سی نعمت کا شکر ادا کر سکتا ہے؟

ابو ہاشم کہتا ہے کہ مجھے سمجھ میں نہ آیا کہ کیا جواب دوں؟ پس خود حضرت نے ابتدا فرمائی اور فرمایا کہ اس نے تجھے ایمان نصیب کیا جس کی وجہ سے اس نے تیرے بدن کو آگ پر حرام کیا اور تجھے عافیت عطا کی جس نے اطاعت کرنے میں تیری مدد کی اور تجھے قناعت عطا کی جس کی وجہ سے تیری عزت آبرو محفوظ رکھی۔ اے ہاشم اس لئے میں نے ابتدا کرتے ہوئے تجھے یہ کہا ہے میرا گمان تھا کہ تو ایسی ذات کی میرے سامنے شکایت کرنا چاہتا ہے جس نے تجھے یہ سب نعمتیں دی ہیں اور میں نے حکم دیا ہے کہ ایک سو سرخ دینار تجھے دیئے جائیں اور انہیں لے لے۔

مرحوم مصنف (شیخ عباس قمیؒ) فرماتے ہیں اس حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ ایمان خدا کی نعمتوں سے عظیم نعمت ہے اور یہ بھی اسی طرح کیونکہ تمام اعمال کی قبولیت کا دارومدار ایمان پر ہے اور اس کے بعد عافیت ہے۔ روایت میں ہے کہ پیغمبر اکرم (ص) سے کسی نے پوچھا اگر میں شب قدر کو پالوں تو خدا سے اس رات کیا مانگوں تو حضرت (ص) نے فرمایا کہ:

''عافیت مانگو اور عافیت کے بعد قناعت کی نعمت''

اس آیت شریفہ کے ذیل میں روایت ہوئی۔

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْیِیَنَّهٗ حَیٰوةً طَیِّبَةً (سوره نحل......۹۷)

اس آیت شریفہ کا ظاہری معنی یہ ہے کہ جو عمل صالح (یعنی شائستہ کردار) رکھتا ہو (چاہے مرد ہو یا عورت) اور مومن ہو بغیر ایمان کے جزاء کا

استحقاق پیدا نہیں ہوتا) تو یقیناً ہم اسے دنیا میں اچھی زندگی دیں گے۔

معصوم (ع) سے سوال پوچھا کہ یہ حیات طیبہ کیا ہے؟ فرمایا: قناعت ہے۔

حضرت امام جعفر صادق (ع) سے بھی نقل ہوا ہے کہ

''تھوڑی چیز پر قناعت کرنے سے زیادہ فائدہ مند مال اور کوئی نہیں ہے''۔

نقل ہوا ہے کہ کسی دانا سے پوچھا گیا تو نے سونے سے بہتر کوئی چیز دیکھی ہے؟ اس نے کہا ہاں! قناعت۔

اسی لحاظ سے حکماء کا کلام ہے کہ

'' اِسۡتَغۡنَائکَ عَنِ الشَّیۡءِ خَیۡرٌ مِنۡ اِسۡتَغۡنَاکَ بِہٖ''

''کسی چیز کے ملنے کی وجہ سے تیرا بے نیاز ہونا اس سے بہتر ہے کہ تو خود اس چیز سے بے نیاز ہو جائے''۔

دیو جانس یونان کے بزرگ حکماء میں سے تھا اور ایک فقیر قسم کا اور زاہد قسم کا آدمی تھا اس نے کوئی چیز جمع نہیں کی تھی حتی کہ اپنے رہنے کیلئے گھر تک نہیں بنایا تھا ایک دفعہ جب سکندر نے اسے اپنی محفل میں آنے کی دعوت دی تو حکیم نے سکندر کے ایلچی سے کہا کہ سکندر سے کہنا کہ جس چیز نے تجھے میرے پاس آنے سے روکا ہے وہ تیری سلطنت اور بادشاہت ہے اور مجھے میری قناعت نے روکا ہے۔

مرحوم نوریؒ کے اشعار کا ترجمہ

میں نے دیکھا کی تونگری کی جڑ قناعت ہے تو میں نے اس کا دامن پکڑ لیا نہ کوئی مجھے کسی کے دروازے پر دیکھتا ہے اور نہ ہی کسی دروازے پر لیچڑ پن (سوال و جواب) کرتے ہوئے دیکھتا ہے۔ پس میں نے بغیر درہم و دینار کے امیروں جیسی زندگی گزاری ہے اور لوگوں کے پاس سے بادشاہوں کی طرح (بے پرواہ ہو کر) گزرتا ہوں۔

امام رضا (ع) کے اشعار کا ترجمہ:

میں نے لوگوں کے پاس حاجت کے لے جانے سے دامن بچا کر تونگری کا لباس پہنا ہے اور سر بلندی کے ساتھ شام کی۔ اور دن گزارا ہے۔ میں انسانوں کے ساتھ مشابہ لوگوں سے انس ہے۔ جب میں نے مال دار کو تکبر کرتے ہوئے دیکھا تو میں نے بھی اس کے حال سے مایوسی اور بے پرواہی کے ساتھ اس سے متکرانہ سلوک کیا ہے (مشہور ہے کہ متکبر کے ساتھ تکبر سے پیش آنا عبادت ہے)۔ نہ ہی میں نے نادار شخص پر اس کی غربت کی وجہ سے فخر و مباہات کیا ہے اور نہ ہی اپنی ناداری کی وجہ سے کسی کے سامنے سر جھکا ہوں۔

اڑتیسویں حدیث

گالی گلوچ اور بدزبانی کی مذمت میں

عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ:

"اِنَّ مِنْ عَلَامَاتِ شِرْکِ الشَّیْطَانِ الَّذِیْ لَایُشَکُّ فِیْہِ اَنْ یَکُوْنَ فَحَاشًا لَّا یُبَالِیْ مَا قَالَ وَلَا مَا قِیْلَ فِیْہِ".

(اصول کافی. جلد۴ صفحہ۱۴)

ترجمہ:۔

مرحوم شیخ کلینیؒ نے امام جعفر صادق (ع) سے نقل کیا ہے کہ حضرت نے فرمایا:

''بے شک شیطان کی شرکت کی علامت یہ ہے کہ انسان بہت زیادہ بدزبان ہو۔اس کو پروانہ ہو کہ وہ کیا کہہ رہا ہے یا اسے کیا کہا جارہا ہے (وہ کسی کو گالی دے یا کوئی اسے گالی دے تو اس کوئی پرواہ نہ ہو)''۔

مؤلف (شیخ عباس قمیؒ) فرماتے ہیں بدزبان آدمی کے بارے میں بہت سی روایات ہیں بلکہ بعض روایات میں آیا ہے کہ خداوند عالم نے ہرزبان، بے شرم و بے حیاء پر بہشت کو حرام کیا ہے جسے پرواہ نہ ہو کہ وہ لوگوں کو کیا کہہ رہا ہے اور لوگ اسے کیا کہہ رہے ہیں۔پس اگر آپ ایسے آدمی کی تفتیش کریں تو آپ اسے یا حرامزادہ پائیں گے یا اس میں شیطان کا حصہ ہوگا اور حدیث میں ہے

''خداوند عالم گالی دینے والے بے شرم کو دشمن رکھتا ہے اور یہ کہ اگر گالی کسی شکل وصورت میں آجائے تو بری شکل والی ہوگی اور مسلمان کو گالی دینا سبب بنتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی روزی میں برکت ختم کردے اور خداوند عالم اسے اس کے حال پہ چھوڑ دیتا ہے اور اس کی معیشت کو خراب کردیتا ہے''۔

روایت ہے کہ امام جعفر صادق (ع) کا ایک دوست تھا جو ہمیشہ حضرت کے ساتھ رہتا اور جدا نہ ہوتا تھا ایک دن اس نے اپنے غلام سے کہا اے زناءکار عورت کے بچے تو کہاں تھا؟

جب حضرت نے یہ بات سنی تو اپنے ہاتھ کو پیشانی پر مارا اور فرمایا کہ سبحان اللہ تو اس کی ماں کو زناء کی نسبت دے رہا ہے؟ میں تو تجھے پرہیزگار آدمی سمجھتا تھا اور اب دیکھتا ہوں کہ تو تقویٰ و پرہیزگاری نہیں رکھتا۔

اس نے عرض کی آپ (ع) پر قربان جاؤں اس کی ماں سندیہ مشرکہ ہے۔

حضرت امام (ع) نے فرمایا: تجھے معلوم نہیں کہ ہر قوم میں نکاح ہوتا ہے؟ مجھ سے دور ہوجا۔

راوی کہتا ہے اس کے بعد میں نے اس کو حضرت امام (ع) کی شہادت تک حضرت امام (ع) کے ساتھ نہ دیکھا۔حتیٰ کہ موت نے حضرت اور اس شخص کے درمیان جدائی ڈال دی۔

انتالیسویں حدیث

پیغمبرا کرم(ص)پر صلوٰۃ بھیجنے کے بارے میں

عَنِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنَّهُ قَالَ:

"اِذَا ذُكِرَ النَّبِيُّ (ص) فَاَكْثِرُوْا الصَّلٰوةَ عَلَيْهِ فَاِنَّهُ مَنْ صَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ (ص) وَ اَلْفَ صَلٰوةٍ فِيْ اَلْفِ صَفٍّ مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَ لَمْ يَبْقَ شَيْءٌ مِمَّا خَلَقَهُ اللّٰهُ اِلَّا صَلّٰى عَلَى الْعَبْدِ لِصَلٰوةِ اللّٰهِ وَ صَلٰوةِ مَلَائِكَتِهٖ فَمَنْ لَمْ يَرْغَبُ فِيْ هٰذَا فَهُوَ جَاهِلٌ مَغْرُوْرٌ قَدْ بَرَءَ اللّٰهُ مِنْهُ وَ رَسُوْلُهُ وَ اَهْلُ بَيْتِهٖ".

(اصول کافی جلد ۴ صفحہ ۲۴۹)

ترجمہ:۔

شیخ کلینیؒ نے امام جعفر صادق (ع) سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت نے فرمایا:

''جب پیغمبر (ص) کا ذکر ہوتو آپ (ص) پر بہت زیادہ صلوٰۃ بھیجو۔ پس تحقیق جو بھی حضرت (ص) پر ایک مرتبہ صلوٰۃ بھیجے گا اس شخص پر فرشتوں کی ہزار صفوں میں ہزار مرتبہ صلوٰۃ بھیجے گا۔ پس خدا اور فرشتوں کی صلوٰۃ کی وجہ سے کوئی مخلوق باقی نہیں رہے گی مگر یہ خدا اور فرشتوں کی صلوٰۃ کی وجہ سے اس شخص پر صلوٰۃ بھیجے گی۔ پس جو آدمی اس میں رغبت نہ کرے گا وہ جاہل اور مغرور ہوگا اس شخص سے خدا اور اس کا رسول (ص) اور اہل بیت رسول (علیہم السلام) بیزار ہیں''۔

مؤلف (شیخ قمیؒ) فرماتے ہیں شیخ صدوقؒ نے کتاب معانی الاخبار میں نقل کیا ہے کہ حضرت امام جعفر صادق (ع) نے "اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا"(سورہ احزاب...... ۵۶)'' کے معنی کے بارے میں فرمایا:

''خدا کی طرف سے صلوٰۃ ایک رحمت ہے اور ملائکہ کی طرف سے صلوٰۃ ایک تزکیہ اور لوگوں کی طرف سے صلوٰۃ ایک دعا ہے''۔

اور اسی روایت میں ہے کہ راوی نے کہا کہ ہم کس طرح محمد (ص) وآلِ محمد (علیہم السلام) پر صلوٰۃ بھیجیں حضرت (ع) نے فرمایا کہ اس طرح کہو۔

"صَلٰوتُ مَلَائِكَتِهٖ وَ اَنْبِيَائِهٖ وَ رُسُلِهٖ وَ جَمِيْعُ خَلْقِهٖ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ وَّ السَّلَامُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ".

''اللہ تعالیٰ لہ صلوٰۃ، فرشتوں، انبیاء رسولوں اور تمام مخلوقات کی صلوٰۃ ہو محمد (ص) وال محمد (علیہم السلام) پر۔ اور پیغمبر اور ان کی آل پر سلام ہو اور رحمت وبرکات ہو''۔

راوی نے عرض کیا جو آدمی یہ صلوٰۃ پیغمبر (ص) پر بھیجے اس کا ثواب کیا ہے؟ حضرت (ع) نے فرمایا: اس کا ثواب گناہوں کو اس طرح پاک کرتا ہے جس طرح ماں سے پیدا ہوا تھا۔

چالیسویں حدیث

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کا معجزہ

عَنْ عَلِیّ بْنِ یَقْطِیْنٍ قَالَ اِسْتَدْعَی الرَّشِیْدُ رُجُلًا یُبْطِلُ بِهٖ اَمْرَ اَبِیْ الْحَسَنِ مُوْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ وَ یُخْجِلُهٗ مُعْزِمٌ.

فَلَمَّا اُحْضِرَتِ الْمَائِدَةُ عَمِلَ نَامُوْسًا عَلَی الْخُبْزِ فَكَانَ كُلَّمَا رَامٍ اَبُوْ الْحَسَنِ عَلَیْهِ السَّلَامُ رَغِیْفًا مِنَ الْخَبْزِ طَارَ مِنْ بَیْنِ یَدَیْهِ وَ اسْتَفَزَّ هَارُوْنُ الْفَرَحُ وَ الضِّحْکُ لِذَالِکَ فَلَمْ یَلْبَثْ.

اَبُوْ الْحَسَنِ عَلَیْهِ السَّلَامُ اَنْ رَفَعَ رَاسَهٗ اِلٰی مُصَوَّرٍ عَلٰی بَعْضِ السُّتُوْرِ فَقَالَ لَهٗ یَا اَسَدَ اللّٰهِ خُذْ عَدُوَّ اللّٰهِ.

فَوَثَبَتْ تِلْکَ الصُّوْرَةُ کَاَعْظَمِ مَا یَکُوْنُ مِنَ السَّبَاعِ فَافْتَرَسَتْ ذَالِکَ الْمُعْزِمَ فَخَرَّ هَارُوْنُ وَ نُدَمَائُهٗ عَلٰی وُجُوْهِهِمْ مَغْشِیًّا عَلَیْهِمْ وَ طَارَتْ عُقُوْلُهُمْ خَوْفًا مِنْ حَوْلِ مَا رَاَوْهُ.

فَلَمَّا اَفَاقُوْا مِنْ ذَالِکَ بَعْدَ حِیْنٍ قَالَ هَارُوْنُ اَبِیْ الْحَسَنِ عَلَیْهِ السَّلَامُ اِسْئَلُکَ بِحَقِّیْ عَلَیْکَ لَمَّا سَأَلْتَ الصُّوْرَةَ اَنْ تَرُدَّ الرَّجُلَ.

فَقَالَ اِنْ کُنْتَ عَصَا مُوْسٰی رَدَّتْ مَا اِبْتَلَعَتْهُ مِنْ حِبَالِ الْقَوْمِ وَ عَصِیِّهِمْ فَاِنْ هٰذِهِ الصُّوْرَةُ تَرُدُّ مَا اِبْتَلَعَتْهُ مِنْ هٰذَا الرَّجُلِ.

(مناقب شهر آشوب . جلد ۴ صفحه ۲۹۹،

القطره. صفحه ۲۲۲)

ترجمہ:۔

علی ابن یقطینؒ کہتے ہیں کہ ہارون الرشید نے ایک جادوگر بلایا تا کہ امام موسیٰ کاظم (ع) کی امامت کے مسئلے کو باطل کر دکھائے اور امام (ع) کو اس مجمع میں شرمندہ کرے تو ایک جادوگر نے یہ قبول کر لی کہ میں ایسا کروں گا۔

جب دستر خوان اور کھانا لایا گیا تو اس نے مرد نے حیلہ گری اور جادو سے کام لیا حضرت (ع) جب بھی روٹی کا لقمہ لینے کا ارادہ فرماتے تو وہ روٹی کا لقمہ لینے کا ارادہ فرماتے تو وہ روٹی حضرت (ع) کے سامنے اڑ جاتی (غائب ہو جاتی) ہارون اس بات سے خوش ہوا اور ہنسنے لگا اتنا خوش ہوا کہ اپنے آپ پر قابو نہ رکھ سکا اور ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہونے لگا۔

پس حضرت (ع) نے فوراً اپنے سر کو شیر کی تصویر کی طرف بلند فرمایا جو اس مکان کے پردوں پر بنی ہوئی تھی اور فرمایا اے اللہ کے شیر اللہ کے دشمن کو پکڑ لے۔

پس وہ بہت بڑے شیر کی طرح جھپٹی اور اس جادوگر کو پھاڑ ڈالا۔ ہارون اور اس کے ساتھی اس عظیم امر کو دیکھ کر بے ہوش ہو کر منہ کے بل گر پڑے اور اس کی ہولنا کی کی وجہ سے ان کی عقلیں اڑ گئیں۔

جب کچھ دیر بعد ہوش میں آئے تو ہارون نے امام (ع) کی خدمت میں عرض کی کہ میں آپ (ع) سے درخواست کرتا ہوں اس حق کی وجہ

سے جو میرا آپ کے ذمہ ہے کہ آپ (ع) اس تصویر کو فرمائیں کہ وہ اس مرد کو واپس کردے۔

حضرت (ع) نے فرمایا کہ اگر موسیٰ (ع) کا عصا جادوگروں کی نگلی ہوئی رسیاں اور عصاء واپس کر دیتا تو یہ بھی اس مرد کو واپس کرے گی۔

اس معجزے کے نقل کرنے والوں میں ایک شیخ بہائیؒ بھی تھے جنہوں نے اس کو نقل کرنے کے بعد امام موسیٰ کاظم (ع) اور امام محمد تقی (ع) کی شان میں تین شعر کہے ہیں۔جن کا مفہوم یہ ہے۔

اے زوراء (مکان) کی طرف جانے والے تو مغرب کی طرف اس سرسبز باغ کی طرف جا، جب تجھے دو گنبد نظر آئیں تو اپنے جوتے اتار دے اور خضوع کا سجدہ کر انہی گنبدوں کے نیچے موسیٰ (ع) کی آگ اور محمد (ص) کا نور ایک دوسرے کے سامنے ہیں۔

تمت بالخير

والحمد الله ولا وآكرا

ہفتہ کی رات ۱۱ بجے ۶ مارچ ۱۹۹۹ء

جامعہ علمیہ ڈیفنس سوسائٹی فیز ۴ کراچی

مشکلات کے حل کے لئے
بارہ (۱۲) منقول دعائیں
اور دو نمازیں

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ وَ سَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیۡنَ اصۡطَفٰی

چند معتبر اور مختصر دعائیں اور دو نمازیں حل مشکلات قرض کی ادائیگی اور رزق میں وسعت کیلئے اس احقر (عباس قمیؒ) نے انتخاب کی ہیں۔ ان کی تعداد بارہ ہے۔

پہلی دعا

پریشانی اور بیماری کے رفع ہونے کے لئے

کفعمیؒ نے حضرت رسول (ص) خدا سے روایت کی ہے ایک آدمی نے حضرت (ص) کی خدمت میں بیماری اور تنگدستی کی شکایت کی حضرت (ص) نے فرمایا کہ ہر فریضہ نماز کے بعد یہ پڑھو

تَوَکَّلۡتُ عَلَی الۡحَیِّ الَّذِیۡ لَا یَمُوۡتُ وَ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ لَمۡ یَتَّخِذۡ صَاحِبَۃً وَ لَا وَلَدًا وَ لَمۡ یَکُنۡ لَہٗ شَرِیۡکٌ فِی الۡمُلۡکِ وَ لَمۡ یَکُنۡ لَّہٗ وَلِیٌّ مِنَ الذُّلِّ وَ کَبِّرۡہُ تَکۡبِیۡرًا

میں نے توکل اس خدا پر جو زندہ ابدی ہے اور ہرگز نہیں مرے گا اور حمد ستائش اس اللہ کیلئے جس نے نہ کسی کو بیوی بنایا اور نہ کسی کو بیٹا۔ اور نہ اس کی کی حکومت میں کوئی شریک ہے اور نہ وہ کمزور و عاجز ہے کہ کوئی اس کا ولی و حامی ہو اور اس کی کبریائی بیان کرو کمال درجے کی کبریائی۔

دوسری روایت یہ ہے کہ حضور (ص) نے فرمایا: جب بھی مجھے کوئی شدت و پریشانی آئی تو جبرائیل امین (ع) انسان کی شکل میں میرے سامنے آئے اور کہا کہ یہ دعا پڑھئے اور احادیث معتبرہ میں وارد ہوا ہے کہ وسواس دل 'قرض' پریشانی اور بیماری کے دور کرنے کیلئے اس دعا کو بار بار پڑھئے۔ اور بعض روایات میں ہے کہ اس دعا کے اول میں لَاحَوۡلَ وَ لَاقُوَّۃَ بِاللّٰہِ (کوئی قدرت و توانائی بغیر خدا ممکن نہیں ہے) بھی مذکور ہے۔

دوسری دعا

ہمارے استاد ثقۃ الاسلام نوریؒ نے عالم ربانی جناب الحاج ملا فتح سلطان آبادی سے نقل کیا ہے کہ جناب آخوند ملا محمد عراقی نہایت سختی اور پریشانی و بدحالی میں تھے کہ اور کسی بھی طرح حالات درست نہ ہو رہے تھے ایک رات خواب میں زیارت امام زمانہ (ع) سے شرفیاب ہوئے اور اپنے حالات کی سختی حضرت (ع) کی خدمت میں عرض کی اور حضرت (ع) سے اپنے کاموں کی اصلاح اور رزق میں وسعت کیلئے دعا چاہی۔ حضرت (ع) نے اس کو سید سند حبر معتمد جناب آقائی سید محمد سلطان آبادی کا حوالہ دیا (یعنی حکم دیا کہ ان کے پاس جاؤ) جناب سید ملا محمد عراقی کو ایک دستور العمل بتایا جس کی وجہ سے تھوڑی سی مدت میں دنیا نے ان کی طرف رخ کرلیا اور اس سختی سے نکل آئے وہ دستور العمل تین چیزیں ہیں۔

اول: صبح کی نماز کے بعد سینے پر ہاتھ رکھ کر ستر مرتبہ کہے یَا فَتَّاحُ (یعنی اے بہت زیادہ دروازوں کو کھولنے والے)

دوم: (درج ذیل) ہمیشہ پڑھتا رہے

"لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا وَ لَمْ یَکُنْ لَّهٗ شَرِیْکٌ فِیْ مُلْکِ وَ لَمْ یَکُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِنَ الذُّلِّ وَ کَبِّرْهُ تَکْبِیْرًا"

نوٹ (مندرجہ بالا دعا کا ترجمہ پہلی دعا میں لکھا جا چکا ہے)

سوم: صبح کی نماز کے بعد پڑھے

بِسْمِ اللّٰہِ وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِہٖ وَ اُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ فَوَقَاهُ اللّٰہُ سَیِّاٰتِ مَا مَکَرُوْا لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَ نَجَّیْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَ کَذٰلِکَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْلُ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِنَ اللّٰہِ وَ فَضْلٍ لَمْ یَمْسَسْهُمْ سُوْءٌ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا مَاشَآءَ النَّاسُ مَاشَآءَ اللّٰہُ وَ اِنْ کَرِهَ النَّاسُ حَسْبِیَ الرَّبُّ مِنَ الْمَرْبُوْبِیْنَ حَسْبِیَ الْخَالِقُ مِنَ الْمَخْلُوْقِیْنَ حَسْبِیَ الرَّازِقُ مِنَ الْمَرْزُوْقِیْنَ حَسْبِیَ اللّٰہُ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ حَسْبِیَ مَنْ هُوَ حَسْبِیْ حَسْبِیْ مَنْ لَّمْ یَزَلْ حَسْبِیْ حَسْبِیْ مَنْ کَانَ مُذْ کُنْتُ لَمْ یَزَلْ حَسْبِیْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ هُوَ عَلَیْهِ تَوَکَّلْتُ وَ هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ.

خدا کے نام کے ساتھ اور خدا کا درود محمد (ص) وال محمد (علیہم السلام) پر اور میں اپنا کام خدا کے سپرد کرتا ہوں کہ بندوں کے حال کو خوب جانتا ہے پس خدا نے اس کو ان کی چالوں سے بچالیا اے ذات یکتا تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں تو منزہ ہے۔ میں اپنے حق میں ستم کاروں میں سے ہوں پس ہم نے اس کی دعا کو قبول کیا اور اس کو غم سے نجات دی اور اسی طرح ہم مومنوں کو نجات دیتے ہیں خدا ہمارے لئے کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے اس طرح نعمت خدا اور فضل خدا سے فیضیاب ہوئے کہ کوئی برائی ان تک نہ پہنچی۔ وہی ہوتا ہے جو چاہتا ہے کوئی قدرت و طاقت خدا کی قدرت کے علاوہ نہیں جو خدا چاہتا وہی ہوتا ہے نہ کہ جو لوگ چاہیں جو خدا چاہتا وہی ہوتا ہے اگر چہ کہ لوگ نہ چاہیں پالنے والا میرے لئے کافی ہے پلنے والوں سے خالق والوں سے میرے لئے کافی ہے مخلوقات سے رزق دینے والا میرے لئے کافی ہے رزق کھانے والے سے تمام جہانوں کا پالنے والا میرے لئے کافی ہے کافی ہے میرے لئے کافی ہے۔ کافی ہے میرے لئے جو ہمیشہ سے کافی ہے میرے لئے کافی ہے میرے لئے میں جب سے ہوں اور جب تک ہوں اور جب تک ہوں کافی ہے میرے لئے کافی ہے میرے لئے اللہ جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں میں اس پر بھروسہ کیا اور وہ باعظمت عرش کا پروردگار ہے۔

تیسری دعا

کشائش وآسودگی کے دروازے کھولنے کے لئے

شیخ ابن فہد اور دوسروں نے روایت کی ہے کہ ایک مرد نے امام موسیٰ کاظم (ع) کی خدمت میں شکایت کی کہ میرا کاروبار بند ہوگیا ہے جو کام بھی کرتا ہوں فائدہ حاصل نہیں ہوتا جس کام کو شروع کرتا ہوں وہ مکمل نہیں ہوتا۔ حضرت (ع) نے فرمایا صبح کی نماز کے بعد دس مرتبہ پڑھو۔

"سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمَ وَ بِحَمْدِهِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَ اَسْئَلُهُ مِنْ فَضْلِهِ"

"منزہ ہے اللہ جو عظیم اور اسی کی حمد وستائش ہے میں اللہ سے مغفرت چاہتا ہوں اس سے اس کے فضل کا سوال کرتا ہو"

روای کہتا ہے کہ تھوڑا عرصہ اس کو میں نے باقاعدہ پڑھا تو ایک دیہات سے کچھ لوگ میرے پاس آئے جنہوں نے مجھے خبر دی کہ تیری قوم کا ایک آدمی مر گیا ہے جس کا تیرے علاوہ کوئی وارث نہیں ہے پس بہت سا سامان میرے ہاتھ لگا اور ابھی تک میں بے نیاز ہوں۔ اصول کافی اور مکارم اخلاق میں روایت ہے کہ ایک آدمی امام موسیٰ کاظم (ع) سے عرض کی کہ مجھے ایسی دعا تعلیم فرمائیں جو دنیا اور آخرت دونوں کو اپنے اندر لئے ہوئے ہو اور آسان بھی ہو حضرت نے اسے یہ دعا تعلیم فرمائی کہ صبح کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک پڑھے اس مسلسل پڑھی اور اس کی حالت اچھی ہوگئی۔

چوتھی دعا

شیخ کلینیؒ نے امام جعفر صادق (ع) سے روایت کی ہے کہ جو صبح اور مغرب کی نماز کے بعد سات مرتبہ دعا پڑھے۔

"بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لَاحَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ"

اللہ کے نام ساتھ جو مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے کوئی قدرت تو انائی بغیر خدا کے نہیں جو بلند مرتبہ عظیم ہے

تو اللہ تعالیٰ ستر قسم کی بلائیں دور فرمائے گا جن میں سب سے آسان جذام، دیوانگی اور باد ہے اگر شقی و بد بخت ہوگا تو اللہ تعالیٰ اشقیاء سے اس کا نام مٹا کو خوش بخت لوگوں میں لکھ دے گا۔

پانچویں دعا

دعائے مخزون

امام جعفر صادق (ع) سے مروی ہے کہ تین مرتبہ صبح اور تین مرتبہ شام کو اس دعا کو پڑھو۔

"اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ فِیْ دِرْعِکَ الْحَصِيْنَةِ الَّتِیْ تَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ تُرِيْدُ"

بارالہا مجھے اپنی اس مضبوط زرہ میں قرار دے جس میں تو جس کو چاہتا ہے قرار دیتا ہے

چھٹی دعا

طلب رزق

فریضہ نماز کے بعد سجدہ میں کہو۔

”یَا خَیْرَ الْمَسْئُوْلِیْنَ وَ یَا خَیْرَ الْمُعْطِیْنَ اُرْزُقْنِیْ وَ ارْزُقْ عَیَالِیْ مِنْ فَضْلِکَ فَاِنَّکَ ذُوْالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ“

جن سے سوال کیا جاتا ہے ان سب سے بہتر ذات اور اے دینے والوں میں سب سے بہترین دینے والے۔ رزق عطا فرمائے مجھے اور رزق عطا فرما میرے عیال کو اپنے فضل سے۔ کیونکہ تو بہت بڑے فضل کا مالک ہے۔

ساتویں دعا

کاموں میں تنگی سے نجات پانے، کاموں کے کھلنے اور شدت وسختی دور ہونے کے لئے

امام محمد تقی (ع) سے مروی ہے کہ اس دعا کو ہمیشہ پڑھے۔

”یَامَنْ یَّکْفِیْ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ وَّ لَا یَکْفِیْ مِنْهُ شَیْءٌ اِکْفِنِیْ مَا اَهَمَّنِیْ“

”اے وہ ذات جو ہر چیز سے کافی ہے اور کوئی چیز اس سے کافی نہیں مہم حاجت میں میری کفایت فرما“۔

آٹھویں دعا

حافظہ کے زیادہ ہونے کے لئے

ہر نماز کے بعد پڑھیں

”سُبْحَانَ مَنْ لَایَعْتَدِیْ عَلٰی اَهْلِ مَمْلِکَتِهٖ سُبْحَانَ مَنْ لَا یَاخُذُ اَهْلَ الْاَرْضِ بِاَلْوَانِ الْعَذَابِ سُبْحَانَ الرَّؤُفُ الرَّحِیْمِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِیْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَبَصَرًا وَفَهْمًا وَّعِلْمًا اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ“

”پاک ہے وہ خدا جو اپنی مملکت پر کوئی ظلم نہیں کرتا پاک ہے وہ خدا جو اہل زمیں کو گرفتار نہیں کرتا گونا گوں عذابوں میں جس کے مستحق ہیں۔ پاک منزہ ہے خدائے مہربان اے خدا میرے دل میں نور معرفت نصرت، فہم ودانش اور علم قرار دے بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے“۔

نویں حدیث

ایمان کے کامل ہونے اور تاحیات ایمان پر ثابت قدم رہنے کیلئے

اس دعا کو ہر واجب نماز کے بعد پڑھیں

"رَضِیتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّ بِمُحَمَّدٍ صَلَّ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ نَبِیًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّ بِالْقُرْآنِ کِتَابًا وَ بِالْکَعْبَۃِ وَ بِعَلِیٍّ وَلِیًّا وَّ اِمَامًا وَّ بِالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ وَعَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ وَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ وَّ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَّ مُوْسَی بْنِ جَعْفَرٍ وَّعَلِیِّ بْنِ مُوْسٰی وَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ وَّعَلِیِّ بْنِ مُحَمَّدٍ وَّالْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ وَالْحُجَّۃِ بْنِ الْحَسَنِ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْھِمْ اَئِمَّۃً اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ رَضِیْتُ بِھِمْ اَئِمَّۃً فَارْضِنِیْ لَھُمْ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ"

"میں اللہ کے رب ہونے پر اور محمد (ص) کے نبی ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور قرآن کے کتاب ہونے پر اور کعبہ کے قبلہ ہونے پر اور علی (ع) کے ولی اور اپنے امام ہونے پر اور اسی طرح حسنؑ، حسینؑ، علیؑ، ابن حسینؑ، محمد ابن علیؑ، جعفر ابن محمدؑ، موسیٰ ابن جعفرؑ، علی ابن موسیٰؑ، محمد بن علیؑ، علی ابن محمدؑ، حسن ابن علیؑ اور حجت ابن الحسن (علیہم السلام) (اللہ تعالیٰ کی صلوٰۃ ہو ان تمام حضرات پر) راضی ہوں ان کے آئمہ ہونے پر راضی ہوں خدایا میں ان کے آئمہ ہونے پر راضی ہوں پس ان کی نظر کرم مجھ پر فرما دے تحقیق تو ہر چیز پر قادر ہے"۔

دسویں حدیث

امام جعفر صادق (ع) نے فرمایا کہ ظہر اور عصر کے درمیان محمد (ص) وال محمد (علیہم السلام) صلوت بھیجنا ستر رکعت کے برابر ہے اور جو جمعہ کے دن عصر کے بعد کہے

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ اَلْاَوْصِیَاءِ الْمُرْضِیِّیْنَ بِفَضْلِ صَلَوَاتِکَ وَ بَارِکْ عَلَیْھِمْ بِاَفْضَلِ بَرَکَاتِکَ وَ السَّلَامُ عَلَیْھِمْ وَعَلٰی اَزْوَاجِھِمْ وَاَجْسَادِھِمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ"

خدایا محمد (ص) وآل محمد (علیہم السلام) پر اپنی رحمت نازل فرما وہ آل محمد (علیہم السلام) جو تیرے پسندیدہ اوصیاء ہیں اپنی فضل صلو)ت اور اپنی افضل ترین برکت ان پر نازل فرما اور ان پر سلام ہو اور ان کی ارواح پر سلام ہو اور ان کے اجسام پر سلام اور برکت خدا ہو۔

تو اس شخص کیلئے اس دن جن وانس کا عمل ہوگا۔ (یعنی ان کے عمل کے برابر ہوگا)۔

گیارہویں دعا

مشائخ حدیث نے معتبر سند کے ساتھ امام جعفر صادق (ع) سے نقل کیا ہے کہ ہر مسلمان پر فریضہ ہے کہ وہ طلوع آفتاب سے پہلے اور غروب آفتاب سے پہلے دس دس مرتبہ اس دعا کو پڑھے

"لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَ لَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَ یُمِیْتُ وَ یُمِیْتُ وَ یُحْیِیْ وَ ھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ"

"سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں وہ یگانہ ہے اس کا کوئی شریک نہیں بادشاہت اسی کیلئے اور حمد بھی بس اسی کیلئے ہے وہی مارتا اور زندہ کرتا ہے وہی زندہ کرتا ہے وہ ایسا زندہ ہے جس کے لئے موت نہیں تمام نیکی اسی کے قبضہ میں ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے"۔

اور بعض روایات میں ہے کہ اگر کبھی ترک ہو جائے تو اس کی قضا بجالائیں کیونکہ اس کا پڑھنا لازم ہے۔

بارھویں دعا

غربت کے خاتمے اور تونگری کے رخ کرنے کیلئے

نقل ہوا ہے کہ ہر روز (۱۰۰) دفعہ "لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ" (اللہ کے علاوہ کوئی لائق نہیں جو بادشاہ ہے اور واضح کرنے والا ہے) اور اس کی تعداد تلاوت کے بارے میں تیس (۳۰) کی روایت بھی ہوئی ہے۔

حضرت امام جعفر صادق (ع) سے روایت ہوئی کہ جو نماز عصر کے بعد ستر (۷۰) مرتبہ استغفار کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے سات سو گناہ معاف فرمائے گا اور امام محمد تقی (ع) سے نقل ہوا ہے کہ جو نماز عصر کے بعد دس مرتبہ سورۃ القدر پڑھے تو قیامت کے دن اس کے لئے خلائق کے عمل ہونگے اس دن میں جس دن پڑھے گا۔ اور روایت میں ہے کہ "یَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِکْرَامِ" (اے جلالت وبزرگی والے) کا ذکر بہت زیادہ کرے۔

سختی اور تنگی کے خاتمے کیلئے نماز

امام جعفر صادق (ع) سے منقول ہے کہ جب تم پر کوئی مشکل ہو جائے تو زوال آفتاب کے وقت دو رکعت نماز پڑھو اور اس کی پہلی میں سورہ حمد اور سورہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اور اِنَّا فَتَحْنَا مُّبِیْنًا... سے... یَنْصُرَکَ اللّٰہُ نَصْرًا عَزِیْزًا..... تک پڑھیں اور دوسری رکعت میں حمد، قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اور اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ پڑھیں۔

تونگری کیلئے اس نماز کا تجربہ ہوا ہے نماز کا طریقہ یہ ہے۔ دو رکعت نماز اس طرح پڑھیں کہ ہر رکعت میں سورہ حمد کے بعد پندرہ مرتبہ لِاِ یْــلٰفِ قُرَیْشٍ پڑھیں اور سلام پڑھنے کے بعد دس مرتبہ صلوت بھیجیں اور پھر سجدہ میں جائیں اور دس مرتبہ سجدہ میں پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ اَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَنْ خَلْقِکَ

بارالہا مجھے اپنے فضل کے ذریعہ اپنی مخلوق سے بے نیاز کردے

مؤلف فرماتے ہیں کہ ادائیگی کیلئے زیادہ استغفار کرنا اور سورہ قدر پڑھنا اور اس دعا کو پابندی کے ساتھ پڑھنا۔

"اَللّٰھُمَّ اَغْنِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ"

بارالہا! مجھے اپنے حلال کی ہوئی چیزوں کے ذریعہ اپنی حرام کی ہوئی چیزوں سے بے نیاز کردے اور اپنے فضل کے ذریعہ اپنے علاوہ سب سے بے نیاز کردے۔

ختم شد

اختتام ادعیہ ۹ مارچ ۱۹۹۹ء

بروز منگل رات ساڑھے گیارہ بجے

جامعہ علمیہ ڈیفنس سوسائٹی فیز ۴ کراچی

اظہار تشکر و التماس دعا

جن احباب نے اس کار خیر میں تعاون فرمایا ہے

خداوند منان سے دعا ہے اُن کو صحت و تندرستی اور ان کے کاروبار میں مزید ترقی عطا فرمائے۔

قارئین سے التماس ہے

کہ ایک مرتبہ سورہ حمد اور تین مرتبہ سورہ اخلاص

کی تلاوت کا ثواب جملہ مومنین و مومنات

اور بالخصوص ادارہ کے معاونین کے مرحومین کو اہداء فرمائیں

آپ بھی اس کار خیر میں مالی و فنی تعاون کے ذریعہ شریک ہو سکتے ہیں

محتاج دعا

صادق عباس (فاضل قم)